مولوی عبدالستار مرحوم کی قابلِ قدر تالیف

"عربی کا معلم" پر مبنی

آسان عربی گرامر

حصہ چہارم

مرتبہ

لطف الرحمٰن خان

مکتبہ انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

قرآن اکیڈمی، خیابانِ راحت، درخشاں، ڈیفنس فیز VI، کراچی

فون: 5340022-23، فیکس: 5840009

ای میل: karachi@quranacademy.com

نام کتاب ———— آسان عربی گرامر (حصہ چہارم)

طبع اوّل (اکتوبر 2000ء) ———— 1000

طبع دوم (نومبر 2003ء) ———— 300

زیرِ اہتمام ———— شعبۂ تعلیم و تدریس

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

مقامِ اشاعت ———— قرآن اکیڈمی، DM-55،

درخشاں، فیز VI ڈیفنس، کراچی

قیمت ———— -/24 روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی، خیابانِ راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون: 5340022-23

2- 11 – داؤد منزل، نزد فریسکو سویٹ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

3- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال بلاک 13-C، گلشنِ اقبال فون: 4993464-65

4- دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640

5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600

6- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک "K"، ناظم آباد فون: 6674474

7- C-113، مادام اپارٹمنٹس، شاہراہِ فیصل، نزد ڈرگ روڈ گیٹ، ایئر پورٹ، فون: 4591442

8- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6337361

9- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11 1/2، اورنگی ٹاؤن فون: 66901440

10- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

فہرست

پیش لفظ 4

ہم مخرج اور قریب المخرج حروف کے قواعد 5

مثال 10

اجوف (حصہ اوّل) 16

اجوف (حصہ دوم) 19

ناقص (حصہ اوّل) 27

ناقص (حصہ دوم) 31

ناقص (حصہ سوم) 35

ناقص (حصہ چہارم) 36

لفیف 42

صحیح غیر سالم اور معتل افعال میں
تغیرات کے قواعد کا خلاصہ 48

اسماء العدد (حصہ اوّل) 57

اسماء العدد (حصہ دوم) 64

اسماء العدد (حصہ سوم) 67

مرکب عددی 69

سبق الاسباق 74

پیش لفظ

آسان عربی گرامر کے تین حصے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے شائع کیے اور اب چوتھا حصہ انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے زیر اہتمام شائع کیا جا رہا ہے۔ اس حصے کے اکثر مشمولات جناب لطف الرحمن خان صاحب نے مرتب فرمائے ہیں۔ البتہ اسماء العدد اور مرکب عددی کے ابواب راقم نے مرتب کیے ہیں۔

الحمدللہ! آسان عربی گرامر حصہ چہارم کی اشاعت سے اس کتاب کی تکمیل ہوگئی ہے۔ ان حصوں کو سمجھ لینے کے بعد ایک طالب علم مزید موضوعات کے قواعد کا فہم دیگر کتب سے براہِ راست حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان موضوعات پر اسباق اور مشقیں مرتب کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

آسان عربی گرامر کو مرتب کرنے کی سعادت محترم جناب حافظ احمد یار صاحب مرحوم و مغفور کی رہنمائی میں جناب لطف الرحمن خان صاحب کو حاصل ہوئی۔ قرآن فہمی کے حوالے سے ان دونوں حضرات کا ہم پر یہ ایسا احسانِ عظیم ہے جس کا بدلہ ادا کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ البتہ ہم سب پر لازم ہے کہ ہم ان کے حق میں دعا کریں کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ان حضرات کو اپنی اس کتاب کی خدمت کا اتنا ہی عظیم بدلہ عطا فرمائے جتنا کہ عظیم خود اس کتاب کا مرتبہ و مقام ہے۔ آمین

نوید احمد
اکیڈمک ڈائریکٹر
انجمن خدام القرآن سندھ کراچی

۳۰/ستمبر ۲۰۰۰ء

ہم مخرج اور قریب المخرج حروف کے قواعد

۱ : ۷۰ گزشتہ دو اسباق میں ہم نے ادغام اور فکِ ادغام کے جن قواعد کا مطالعہ کیا ہے ان کا تعلق "مِثلین" سے تھا یعنی جب ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔ اب ہمیں تین مزید قواعد کا مطالعہ کرنا ہے جن کا تعلق ہم مخرج اور قریب المخرج حروف سے ہے۔ لیکن ان قواعد کا دائرہ بہت محدود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے دو قاعدوں کا تعلق صرف بابِ افتعال سے ہے جبکہ تیسرے قاعدہ کا تعلق صرف بابِ تفعّل اور بابِ تفاعُل سے ہے نیز یہ کہ متعلقہ حروف گنتی کے چند حروف ہیں جو آسانی سے یاد ہوجاتے ہیں۔

۲ : ۷۰ پہلا قاعدہ یہ ہے کہ بابِ افتعال کا فا کلمہ اگر د، ذ یا ز میں سے کوئی حرف ہو تو بابِ افتعال کی "ت" تبدیل ہوکر وہی حرف بن جاتی ہے جو فا کلمہ پر ہے' پھر اس پر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً دَخَلَ بابِ افتعال میں اِدْتَخَلَ ہوگا۔ پھر جب "ت" تبدیل ہوکر "د" بنے گی تو یہ اِدْدَخَلَ بنے گا' پھر ادغام کے قاعدے کے تحت اِدَّخَلَ ہوجائے گا۔ اسی طرح سے ذَکَرَ سے اِذْتَکَرَ پھر اِذْذَکَرَ اور بالآخر اِذَّکَرَ ہوجائے گا۔

۳ : ۷۰ دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ بابِ افتعال کا فا کلمہ اگر ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو بابِ افتعال کی "ت" تبدیل ہوکر "ط" بن جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ادغام کی ضرورت نہیں پڑتی' اِلّا یہ کہ فا کلمہ بھی "ط" ہو۔ مثلاً صَبَرَ بابِ افتعال میں اِصْتَبَرَ بنتا ہے لیکن اِصْطَبَرَ استعمال ہوتا ہے' اسی طرح ض ر ر سے بابِ افتعال میں اِضْتَرَرَ کے بجائے اِضْطَرَرَ اور بالآخر اِضْطَرَّ اور ط ل ع سے اِطْتَلَعَ اور پھر اِطَّلَعَ استعمال ہوتا ہے۔

۴ : ۷۰ تیسرے قاعدے کا تعلق دس حروف سے ہے۔ پہلے ان حروف کو یاد کرنے کی ترکیب سمجھ لیں' پھر قاعدہ سمجھیں گے۔ ایک کاغذ پر د، ذ سے لے کر ط، ظ تک حروفِ تہجی ترتیب وار لکھ لیں۔ پھر ان میں سے حرف "ر" کو حذف کردیں اور شروع میں

"ث" کا اضافہ کرلیں۔ اس طرح مندرجہ ذیل حروف آپ کو آسانی سے یاد ہوجائیں گے :

ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

۵ : ۷۰ تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ بابِ تفعُّل یا بابِ تفاعُل کے فا کلمہ پر اگر مذکورہ بالا حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو ان ابواب کی "ت" تبدیل ہوکر وہی حرف بن جاتی ہے جو فا کلمہ پر آیا ہے' اس کے بعد ان پر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں ابواب کی الگ الگ مثالیں دے رہے ہیں تاکہ آپ تبدیلی کے ہر مرحلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

۶ : ۷۰ ذ ک ر سے بابِ تفعُّل میں تَذَکَّرَ بنتا ہے۔ پھر جب "ت" تبدیل ہوکر "ذ" بنے گی تو یہ ذَذَکَّرَ ہوجائے گا۔ اب مِثلین یکجا ہیں اور دونوں متحرک ہیں' چنانچہ ادغام کے قاعدہ کے تحت یہ ذْذَکَّرَ ہوجائے گا جو پڑھا نہیں جاسکتا اس لئے اس سے قبل ہمزۃ الوصل لگائیں گے اور یہ اِذَّکَّرَ ہوجائے گا۔ اس فرق کو اچھی طرح نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بابِ افتعال میں اِذَّکَرَ اور بابِ تفعُّل میں اِذَّکَّرَ آتا ہے۔

۷ : ۷۰ اسی طرح ث ق ل سے بابِ تفاعُل میں تَثَاقَلَ بنتا ہے۔ جب "ت" تبدیل ہوکر "ث" بنے گی تو یہ ثَثَاقَلَ بنے گا۔ مِثلین یکجا ہیں اور دونوں متحرک ہیں' چنانچہ ادغام کے قاعدہ کے تحت یہ ثّاقَلَ ہوجائے گا جو پڑھا نہیں جاسکتا اس لئے اس سے قبل ہمزۃ الوصل لگائیں گے اور یہ اِثَّاقَلَ ہوجائے گا۔

۸ : ۷۰ اب یہ بات بھی نوٹ کرلیں کہ مذکورہ بالا تیسرا قاعدہ اختیاری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بابِ تفعُّل اور بابِ تفاعُل میں مذکورہ حروف سے شروع ہونے والے الفاظ تبدیلی کے بغیر اور تبدیل شدہ دونوں شکلوں میں استعمال ہوسکتے ہیں یعنی تَذَکَّرَ بھی درست ہے اور اِذَّکَّرَ بھی۔ اسی طرح تَثَاقَلَ بھی درست ہے اور اِثَّاقَلَ بھی درست ہے۔

۹ : ۷۰ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ بابِ تفعُّل اور تفاعُل کے فعلِ مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" یکجا ہوجاتی ہیں وہاں ایک "ت" کو گرا دینا جائز ہے' مثلاً تَتَذَکَّرُ اور تَذَکَّرُ دونوں

درست ہیں۔ اسی طرح تَتَسَائَلُ اور تَسَائَلُ دونوں درست ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

ذ ک ر : ذَکَرَ (ن) ذِکْرًا یاد کرنا (افعال + تفعیل) یاد کرانا، یاد دلانا
(تفعّل) کوشش کرکے یاد دہانی حاصل کرنا - ذِکْرٌ یاد، یاد دہانی، نصیحت

ص ر ف : صَرَفَ (ض) صَرْفًا ہٹانا، خرچ کرنا، (تفعیل) پھیرنا

د ر ک : (افعال) کسی چیز کی غایت کو پہنچنا، بات کو پالینا، (تفاعل) لاحق ہونا

غ و ر : غَارَ (ن) غَوْرًا پستی کی طرف آنا، مَغَارٌ، مَغَارَةٌ پستی کی جگہ، غار

س ب ق : سَبَقَ (ن-ض) سَبْقًا آگے بڑھنا،
(مفاعلہ + تفاعل + افتعال) آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا

د خ ل : دَخَلَ (ن) دُخُوْلاً داخل ہونا (افتعال) مشقت سے داخل ہونا، گھسنا

ص ب ر : صَبَرَ (ض) صَبْرًا برداشت کرنا، رکنا (افتعال) مشقت سے ڈٹے رہنا

ط ھ ر : طَھَرَ (ف) طَھْرًا دور کرنا، (ن-ک)، طُھُوْرًا، طَھَارَةً پاک ہونا
(تفعّل) کوشش کرکے خود سے میل کچیل دور کرنا، پاک ہونا

د ر ء : دَرَءَ (ف) دَرْءًا زور سے دھکیلنا، ہٹانا، (تفاعل) بات کو ایک دوسرے پر ڈالنا

ص د ق : صَدَقَ (ن) صِدْقًا سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، بے لوث نصیحت کرنا،
(تفعّل) بدلہ کی خواہش کے بغیر دینا، خیرات دینا

ث ق ل : ثَقُلَ (ک) ثِقْلاً بھاری ہونا، (تفاعل) کسی طرف جھکنا، مائل ہونا

س ء ل : سَئَلَ (ف) سُوَالاً مانگنا، پوچھنا، (تفاعل) ایک دوسرے سے پوچھنا، مانگنا

ص ن ع : صَنَعَ (ف) صُنْعًا بنانا، (افتعال) بنانے کا حکم دینا، چن لینا

ض ع ف : ضَعَفَ (ف) ضَعْفًا زیادہ کرنا، (ن-ک) ضُعْفًا کمزور ہونا، (مفاعلہ) دوچند کرنا

ز م ل : زَمَلَ (ن-ض) زِمَالاً ایک جانب جھکے ہوئے دوڑنا، (تفعّل) لپٹنا

د ث ر : دَثَرَ (ن) دُثُوْرًا مٹنے لگنا، بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونا (تفعّل) اوڑھنا

ش ق ق : شَقَّ (ن) شَقًّا پھاڑنا (تفعّل) پھٹ جانا

ل ج ء : لَجَاَ (ف) لَجْاً پناہ لینا

ض ر ر : ضَرَّ (ن) ضَرًّا تکلیف دینا ، مجبور کرنا (افتعال) مجبور کرنا

ن ف ر : نَفَرَ (ن-ض) نَفْرًا بدلنا

مشق نمبر ۶۶ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں :

(i) د خ ل (افتعال)　(ii) ص د ق (تفعّل)　(iii) س ء ل (تفاعل)

(iv) ض ر ر (افتعال)　(v) ط ھ ر (تفعّل)　(vi) د ر ک (تفاعل)

مشق نمبر ۶۶ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء وافعال کی قسم ، مادہ ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) يَذَّكَّرُ　(۲) يَتَذَكَّرُ　(۳) تَدَارَكَ　(۴) اَدَّرَكَ

(۵) نَسْتَبِقُ　(۶) مُدَّخَلاً　(۷) اِصْطَبَرَ　(۸) مُطَّهَّرَةٌ

(۹) اِدَّارَءْتُمْ　(۱۰) مُتَطَهِّرِيْنَ　(۱۱) تَصَدَّقَ　(۱۲) اِثَّاقَلْتُمْ

(۱۳) لَنَصَّدَّقَنَّ　(۱۴) يَتَطَهَّرُوْنَ　(۱۵) مُطَّهِّرِيْنَ　(۱۶) يَتَسَآءَلُوْنَ

(۱۷) اِصْطَنَعْتُ　(۱۸) مُصَّدِّقُوْنَ　(۱۹) مُتَصَدِّقَاتٌ　(۲۰) اَلْمُزَّمِّلُ

(۲۱) اَلْمُدَّثِّرُ　(۲۲) يَشَّقَّقُ　(۲۳) اَضْطَرُّ

مشق نمبر ۶۶ (ج)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں کا ترجمہ کریں :

(۱) وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲) اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۳) كَذٰلِكَ نُخْرِجُ
الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۴) وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ
(۵) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ (۶) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
لِيَذَّكَّرُوْا (۷) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى (۸) لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
(۹) بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ (۱۰) حَتّٰٓى اِذَا ادّٰرَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا
(۱۱) اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا (۱۲) لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ
مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا (۱۳) فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ (۱۴) وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ (۱۵) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا (۱۶) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (۱۷) وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ
(۱۸) فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ (۱۹) مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ (۲۰) لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (۲۱) فِيْهِ رِجَالٌ
يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (۲۲) وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا
بَيْنَهُمْ (۲۳) وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ (۲۴) وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ (۲۵) اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ (۲۶) يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (۲۷) يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
(۲۸) وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ (۲۹) ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ
(۳۰) يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ

مثال

۱ : ۱۷ پیراگراف ۵ : ۶۵ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی فعل کے فا کلمہ کی جگہ اگر کوئی حرفِ علت یعنی "و" یا "ی" آجائے تو اسے مثال کہتے ہیں۔ اب آپ یہ بھی نوٹ کرلیں کہ فا کلمہ کی جگہ اگر "و" ہو تو اسے مثالِ واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے مثالِ یائی کہتے ہیں۔
ان شاء اللہ اس سبق میں ہم مثال میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۲ : ۱۷ مثال میں ثلاثی مجرد سے فعلِ ماضی معروف اور مجہول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ البتہ مزید فیہ سے ماضی کے چند ایک صیغوں میں تبدیلی ہوتی ہے۔ مثالِ یائی میں مثالِ واوی کی نسبت کم تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ بہر حال جو بھی تبدیلیاں ہوتی ہیں ان میں سے زیادہ تر مندرجہ ذیل قواعد کے تحت ہوتی ہے :

۳ : ۱۷ مثالِ واوی میں ثلاثی مجرد کے فعلِ مضارع معروف میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ مثالِ واوی اگر باب فَتَحَ ، ضَرَبَ یا حَسِبَ سے ہو تو اس کے مضارع معروف کی "و" گر جاتی ہے جیسے وَهَبَ (ف) ''عطا کرنا'' کا مضارع يَوْهَبُ کے بجائے يَهَبُ ' وَعَدَ (ض) ''وعدہ کرنا'' کا مضارع يَوْعِدُ کے بجائے يَعِدُ اور وَرِثَ (ح) ''وارث ہونا'' کا مضارع يَوْرِثُ کے بجائے يَرِثُ ہوگا۔ اس قاعدہ کا اطلاق باب سَمِعَ کے ان افعال پر بھی ہوگا جن کے مادے میں حروفِ حلقی (ء ھ ع ح غ خ) آجائیں جیسے وَسِعَ (س) ''پھیل جانا، وسیع ہونا'' کا مضارع يَوْسَعُ کے بجائے يَسَعُ اور وَطِئَ (س) ''روندنا'' کا مضارع يَوْطَئُ کے بجائے يَطَؤُ استعمال ہوتا ہے۔ البتہ باب سَمِعَ کے دیگر افعال پر اس قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا جیسے وَجِلَ (س) ''ڈرلگنا'' کا مضارع يَوْجَلُ ہی ہوگا۔

۴ : ۱۷ باب نَصَرَ سے مثالِ واوی یا مثالِ یائی کا کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا جبکہ

باب کَرُمَ پر مذکورہ بالا قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا جیسے وَحُدَ (ک) ''اکیلا ہونا'' کا مضارع یَوْحُدُ ہی ہوگا۔

۵ : ۱۷ مضارع مجہول میں مذکورہ بالا قاعدے کے تحت گری ہوئی "و" واپس آجاتی ہے مثلاً یَهَبُ کا مجہول یُفْعَلُ کے وزن پر یُوْهَبُ، یَعِدُ کا یُوْعَدُ اور یَرِثُ کا یُوْرَثُ ہوگا۔

۶ : ۱۷ دوسرا قاعدہ جو مثال میں استعمال ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ "و" ساکن کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں یعنی ـِوْ = ـِیْ اور اگر "ی" ساکن کے ماقبل ضمہ ہو تو "ی" کو "و" میں بدل دیتے ہیں یعنی ـُیْ = ـُوْ مثلاً یَوْجَلُ کا فعلِ امر اِوْجَلْ بنتا ہے جو اس قاعدے کے تحت اِیْجَلْ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح یَقُظَ (ک) بیدار ہونا سے باب افعال میں اَیْقَظَ یُیْقِظُ بنتا ہے اور اس کا مضارع اس قاعدہ کے تحت تبدیل ہو کر یُوْقِظُ ہوجاتا ہے۔

۷ : ۱۷ تیسرے قاعدے کا تعلق صرف باب افتعال سے ہے۔ اس باب میں مثال کے فا کلمہ کی "و" یا "ی" کو "ت" میں تبدیل کر کے افتعال کی "ت" میں مدغم کر دیتے ہیں۔ یہ بات نوٹ کرلیں کہ "و" کو تبدیل کرنا لازمی ہے جب کہ "ی" کی تبدیلی اختیاری ہے۔ مثلاً و ص ل سے باب افتعال میں ماضی معروف اِوْتَصَلَ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت اِتْتَصَلَ اور پھر اِتَّصَلَ ہوجائے گا۔ اسی طرح ی س ر سے باب افتعال میں ماضی معروف اِیْتَسَرَ بھی استعمال ہوتا ہے اور اِتَّسَرَ بھی۔

۸ : ۱۷ آپ کو یاد ہوگا کہ مہموز الفاء میں صرف ایک فعل یعنی اَخَذَ کا ہمزہ باب افتعال میں تبدیل ہو کر "ت" بنتا ہے مگر مثالِ واوی سے باب افتعال میں آنے والے تمام افعال میں "و" کی "ت" میں تبدیلی لازمی ہے۔ خیال رہے کہ مثالِ واوی سے باب افتعال کی تعداد زیادہ ہے جبکہ مثالِ یائی سے باب افتعال میں کل تین یا چار افعال آتے ہیں۔

۹ : ۱۷ مثالِ واوی سے فعلِ مضارع میں جن افعال کی "و" گر جاتی ہے، ان کے مصدر اگر

فَعْلٌ یا فِعْلٌ کے وزن پر آئیں تو بعض دفعہ یہ مصدر صحیح وزن پر بھی استعمال ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ان میں تبدیلی ہوتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مصدر کا فاکلمہ یعنی "و" گرا دیتے ہیں۔ اب ساکن عین کلمہ کو عموماً کسرہ دیتے ہیں البتہ اگر مضارع مفتوح العین ہو تو فتحہ بھی دے سکتے ہیں۔ آخر میں لام کلمہ کے آگے "ۃ" کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح تبدیل شدہ مصدر عَلَةٌ یا عِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً:

وَسَعَ .. یَسَعُ (پھیل جانا) سے وَسْعٌ اور سَعَةٌ

وَصَلَ .. یَصِلُ (جوڑنا۔ ملانا) سے وَصْلٌ اور صِلَةٌ

وَهَبَ .. یَهَبُ (عطا کرنا) سے وَهْبٌ اور هِبَةٌ

وَصَفَ .. یَصِفُ (کیفیت بتانا) سے وَصْفٌ اور صِفَةٌ وغیرہ

۱۰ : ۱۷ مثالِ واوی میں ایسے افعال کی تعداد زیادہ ہے جن کے مصادر صحیح وزن (فَعْلٌ یا فِعْلٌ) اور تبدیل شدہ وزن (عَلَةٌ یا عِلَةٌ) دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم مثالِ واوی کے کچھ افعال ایسے بھی ہیں جن کا مصدر صرف صحیح وزن پر استعمال ہوتا ہے مثلاً وَقَعَ (ف) واقع ہونا کا مصدر صرف وَقْعٌ اور وَهَنَ (ض) کمزور یا ہلکا ہونا کا مصدر صرف وَهْنٌ ہی آتا ہے۔ جبکہ کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے مصدر صحیح وزن پر استعمال نہیں ہوتے بلکہ صرف تبدیل شدہ وزن پر ہی آتے ہیں جیسے وَثِقَ (ح) بھروسہ کرنا کا مصدر صرف ثِقَةٌ ہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ : ۱۷ مثالِ واوی کے چند اور الفاظ قرآن کریم میں قواعد سے ہٹ کر استعمال ہوئے ہیں۔ آپ انہیں یاد کرلیں۔ وَسِنَ (س) اونگھنا کا مضارع یَوْسَنُ بنتا ہے۔ اس میں "و" نہیں گری لیکن اس کا مصدر سِنَةٌ استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح وُقِّتَتْ اور وَحَدٌ کی "و" ہمزہ میں تبدیل کر کے اُقِّتَتْ اور اَحَدٌ استعمال کیا گیا ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

وج د : وَجَدَ(ض)وَجْدًا ، جِدَۃً مستغنی ہونا ، پانا

وس ع: وَسِعَ (س) سَعَۃً کشادہ ہونا

وع د: وَعَدَ(ض) وَعْدًا ، عِدَۃً وعدہ کرنا

وض ع: وَضَعَ(ف) وَضْعًا ، ضِعَۃً گرانا، خلق کرنا، رکھنا

وک ل: وَکَلَ (ض) وَکْلاً سپرد کرنا (تفعّل) لَہٗ کامیابی کا ضامن ہونا،
علیہ کامیابی کے لئے بھروسہ کرنا

وذ ر: وَذَرَ (ف)وَذْرًا چھوڑنا، چیرنا

وع ظ: وَعَظَ(ض)وَعْظًا،عِظَۃً نصیحت کرنا

وق ع: وَقَعَ(ف)وُقُوْعًا گرنا، واقع ہونا (افعال)واقع کرنا، پھنسا دینا

وز ر: وَزَرَ(ض) وِزْرًا، زِرَۃً بوجھ اٹھانا وِزْرٌ بوجھ وَزَرٌ پہاڑ میں جائے پناہ

وز ن: وَزَنَ (ض) وَزْنًا ، زِنَۃً تولنا، وزن کرنا

ول ج: وَلَجَ(ض)وُلُوْجًا، لِجَۃً داخل ہونا (افعال) داخل کرنا

ی ق ن: یَقِنَ (س) یَقْنًا واضح ہونا ،ثابت ہونا (افعال + استفعال)یقین کرنا

ود ع: وَدَعَ(ف) وَدْعًا، دِعَۃً سکون سے کسی چیز کو چھوڑ دینا
(استفعال)بطور امانت رکھنا

وص ل: وَصَلَ(ض) وَصْلاً، صِلَۃً جوڑنا ،ملانا

ی س ر: یَسَرَ(ض) یَسْرًا سہل و آسان ہونا(تفعیل)سہل و آسان کرنا،
یُسْرًا آسانی،خوشحالی

وج ل: وَجْلاً ڈرنا، خوف محسوس کرنا

ور ث: وَرِثَ (ح) وِرْثًا ، رِثَۃً وارث ہونا(افعال) وارث بنانا

مشق نمبر ۶۷ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرفِ صغیر کریں :

(i) وض ع(ف) (ii) وج د(ض) (iii) وج ل(س)

(iv) ی ق ن(افعال) (v) وک ل(تفعّل) (vi) وک ء(افتعال)

(vii) ود ع(استفعال)

مشق نمبر ۶۷ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء وافعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱)یَعِدُ (۲)وَضَعَتْ (۳)وَضْعٌ (۴)سَعَۃٌ (۵)تَوَکُّلٌ (۶)مِیْعَادٌ (۷)عِظْ (۸)یُوْقِعُ (۹)یَزِرُوْنَ (۱۰)یُوْعَظُوْنَ (۱۱)مَوَازِیْنَ (۱۲)یَلِجُ (۱۳)وَجَدْنَا (۱۴)وَعَدْنَا (۱۵)یُوْقِنُوْنَ (۱۶)ذَرْ (۱۷)مُسْتَوْدَعٌ (۱۸) مُتَوَکِّلُوْنَ (۱۹) یُوْصَلُ (۲۰) قِعُوْا (۲۱) فَلْیَتَوَکَّلْ (۲۲) لَا تَوْجَلْ (۲۳) تَزِرُ (۲۴) زِنُوْا (۲۵) یَیْسَرُ (۲۶) یُوْلِجُ (۲۷) وَازِرَۃٌ (۲۸)مُتَّکِئُوْنَ (۲۹)یَسَّرْنَا (۳۰)مِیْزَانٌ (۳۱)لَا تَذَرْ (۳۲)یَسْتَیْقِنُ

مشق نمبر ۶۷ (ج)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں اَفعالِ مثال کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔ پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

(۱) فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ (۲) وَلَمْ یُؤْتَ سَعَۃً مِّنَ الْمَالِ

(۳) اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ (۴) فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی
(۵) اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ (۶) فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ (۷) اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (۸) مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ (۹) فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ وَعِظْھُمْ وَقُلْ لَّھُمْ (۱۰) وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوْا مَا
یُوْعَظُوْنَ بِہٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ (۱۱) اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ
(۱۲) وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَھُمْ عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ (۱۳) وَالْوَزْنُ
یَوْمَئِذِ اِلْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۱۴) وَلَا یَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (۱۵) قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
(۱۶) وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ (۱۷) وَقَالُوْا ذَرْنَا نَکُنْ مَّعَ
الْقٰعِدِیْنَ (۱۸) وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا (۱۹) عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَعَلَیْہِ
فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ (۲۰) وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ
(۲۱) وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ (۲۲) قَالُوْا لَا تَوْجَلْ
(۲۳) وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (۲۴) وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ (۲۵) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ
(۲۶) اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ (۲۷) سَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَکُنْ مِّنَ
الْوٰعِظِیْنَ (۲۸) اِنَّ اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ (۲۹) عَلَی الْاَرَآئِکِ مُتَّکِئُوْنَ
(۳۰) وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْکِتٰبَ (۳۱) فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ
(۳۲) وَالسَّمَآءَ رَفَعَھَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ (۳۳) رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ
الْکٰفِرِیْنَ (۳۴) لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ

اجوف (حصّہ اوّل)

۱ : ۲۷ پیراگراف ۵ : ۱۵ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے عین کلمہ کی جگہ کوئی حرفِ علت "و" یا "ی" آجائے تو اسے اجوف کہتے ہیں۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ عین کلمہ کی جگہ اگر "و" ہو تو اسے اجوف واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے اجوف یائی کہتے ہیں۔ ان شاء اللہ اس سبق میں ہم اجوف میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۲ : ۲۷ اجوف کا قاعدہ نمبر ۱ یہ ہے کہ حرفِ علت (و/ی) اگر متحرک ہو اور اس کے ماقبل فتحہ (زبر) ہو تو حرفِ علت کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے قَوَلَ سے قَالَ (اس نے کہا)، بَیَعَ سے بَاعَ (اس نے سودا کیا)، نَیِلَ سے نَالَ (اس نے پایا)، خَوِفَ سے خَافَ (وہ ڈرا) اور طَوُلَ سے طَالَ (وہ لمبا ہوا) وغیرہ۔

۳ : ۲۷ اجوف کا قاعدہ نمبر ۲ یہ ہے کہ حرفِ علت (و/ی) اگر متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو حرفِ علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود حرکت کے موافق حرفِ علت میں تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے خَوِفَ (س) کا مضارع یَخْوَفُ بنتا ہے۔ اس میں حرفِ علت متحرک اور ماقبل ساکن ہے، اس لئے پہلے یہ یَخَوْفُ ہوگا اور پھر یَخَافُ ہو جائے گا۔
اسی طرح قَوَلَ (ن) کا مضارع یَقْوُلُ پہلے یَقُوْلُ ہوگا اور پھر یَقُوْلُ ہی رہے گا۔
بَیَعَ (ض) کا مضارع یَبْیِعُ پہلے یَبِیْعُ ہوگا اور پھر یَبِیْعُ ہی رہے گا۔

۴ : ۲۷ اجوف کا قاعدہ نمبر ۳ (الف) یہ ہے کہ اجوف کے عین کلمے کے مابعد حرف پر اگر علامتِ سکون ہو، خواہ ساکن ہونے کی وجہ سے یا مجزوم ہونے کی وجہ سے، تو دونوں صورتوں میں عین کلمہ کا اصلی یا تبدیل شدہ حرفِ علت گر جاتا ہے۔ اس کے بعد فا کلمہ کی حرکت کا فیصلہ قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے تحت کرتے ہیں۔

۵ : ۲۷ اجوف کا قاعدہ نمبر۳ (ب) یہ ہے کہ حرفِ علت گرنے کے بعد فاکلمہ پر غور کرتے ہیں۔ اگر :

(i) فاکلمہ اصلاً ساکن تھا اور دوسرے قاعدے کے تحت انتقالِ حرکت کی وجہ سے متحرک ہوا ہے تو اس کی حرکت برقرار رہے گی۔

(ii) فاکلمہ اصلاً مفتوح تھا تو اس کی فتحہ کو ضمہ یا کسرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کا اصول یہ ہے کہ اس فعل کا مضارع اگر مضموم العین (بابِ نَصَرَ یا کَرُمَ) ہے تو ضمہ دیتے ہیں ورنہ کسرہ۔ اب آپ اس قاعدہ کو چند مثالوں کی مدد سے سمجھ لیں۔

۶ : ۲۷ پہلے ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں انتقالِ حرکت ہوتی ہے۔ خَــوِفَ (س) کے مضارع کی اصلی شکل یَخْوَفُ تھی ہے۔ جب گردان کرتے ہوئے ہم جمع مؤنث غائب کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصلی شکل یَــخْــوَفْــنَ ہوگی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ حرفِ علت متحرک ہے اور ماقبل ساکن ہے اس لئے یہ اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود الف میں تبدیل ہو جائے گا تو شکل یَــخَــافْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامت سکون ہے اس لئے قاعدہ نمبر۳ (الف) کے مطابق الف گر جائے گا اور قاعدہ نمبر۳ (ب) کے مطابق فا کلمے کی حرکت چونکہ منتقل شدہ ہے اس لئے وہ برقرار رہے گی۔ اس طرح استعمالی شکل یَــخَــفْــنَ ہوگی۔ اسی طرح قَوَلَ (ن) سے یَقْوُلْنَ پہلے یَقُوْلْنَ اور پھر یَقُلْنَ ہوگا اور بَیَعَ (ض) سے یَبْیِعْنَ پہلے یَبِیْعْنَ اور پھر یَبِعْنَ ہوگا۔

۷ : ۲۷ اب ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں فاکلمہ اصلاً مفتوح ہوتا ہے خَــوِفَ (س) سے ماضی کی گردان کرتے ہوئے جب ہم جمع مؤنث غائب کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصلی شکل خَوِفْنَ ہوگی۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ حرفِ علت متحرک ہے اور اس کے ماقبل فتحہ ہے اس لئے "و" تبدیل ہو کر الف بنے گی تو شکل خَــافْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامتِ سکون ہے۔ اس لئے قاعدہ نمبر۳ (الف) کے تحت الف گر جائے گا۔ پھر قاعدہ نمبر۳ (ب) کے

تحت ہم نے دیکھا کہ فاکلمہ اصلاً مفتوح ہے اس لئے اس کی فتحہ کو ضمہ یا کسرہ میں بدلنا ہوگا۔ چونکہ مضارع مضموم العین نہیں ہے اس لئے فتحہ کو کسرہ میں تبدیل کریں گے تو استعمال شکل خِفْنَ ہوگی۔ اسی طرح قَوَلَ (ن) سے قَوَلْنَ پہلے قَالْنَ اور پھر قُلْنَ ہوگا اور بَیَعَ (ض) سے بَیَعْنَ پہلے بَاعْنَ اور پھر بِعْنَ ہوگا۔

۸ : ۲۷ انتقالِ حرکت والے قاعدہ نمبر۲ کے مستثنیات (Exceptions) کی فہرست ذرا طویل ہے۔ آپ کو انہیں یاد کرنا ہوگا۔

(۱) اسم الآلۃ جیسے مِکْیَالٌ (ناپنے کا آلہ) مِنْوَالٌ (کپڑے بننے کی کھڈی)، مِقْوَلٌ (کدال)، مِصْیَدَۃٌ (پھندا) وغیرہ بغیر تبدیلی کے استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) اسم التفضیل جیسے اَقْوَمُ (زیادہ پائیدار)، اَطْیَبُ (زیادہ پاکیزہ) وغیرہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

(۳) الوان وعیوب کے مذکر کا وزن اَفْعَلُ جیسے اَسْوَدُ (سیاہ) اَبْیَضُ (سفید) وغیرہ۔

(۴) الوان وعیوب کے مزید فیہ کے ابواب جیسے اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ (سیاہ ہونا) اِبْیَضَّ یَبْیَضُّ (سفید ہونا) وغیرہ

(۵) افعالِ تعجب (جو مَا اَفْعَلَہٗ اور اَفْعِلْ بِہٖ کے وزن پر آتے ہیں) جیسے مَا اَطْوَلَہٗ یا اَطْوِلْ بِہٖ (وہ کتنا لمبا ہے) مَا اَطْیَبَہٗ یا اَطْیِبْ بِہٖ (وہ کتنا پاکیزہ ہے) وغیرہ

مشق نمبر ۶۸

ق و ل (ن) ب ی ع (ض) اور خ و ف (س) سے ماضی معروف اور مضارع معروف میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل، دونوں کی صرف کبیر کریں۔

اجوف (حصّہ دوم)

۱ : ۴۳ گزشتہ سبق میں ہم نے اجوف کے کچھ قواعد سمجھ کر صرف کبیر پر ان کی مشق کرلی۔اس سبق میں اب ہم صرف صغیر کے حوالہ سے کچھ باتیں سمجھیں گے۔اس کے علاوہ محدود دائرہ کار والے کچھ مزید قواعد کا مطالعہ بھی کریں گے۔

۲ : ۴۳ اجوف سے فعلِ امر بنانے کے لئے کسی نئے قاعدہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ گزشتہ سبق کے قاعدہ نمبر۲ اور۳ کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔مثلاً خ و ف (س) سے فعلِ مضارع کی اصلی شکل یَخْوَفُ اور فعلِ امر کی اصلی شکل اِخْوَفْ بنتی ہے۔قاعدہ نمبر۲ کے تحت "و" اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کرکے الف میں تبدیل ہوگی اور فاکلمہ متحرک ہوجانے کی وجہ سے ہمزۃ الوصل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔اس طرح یہ خَــــــافْ ہوجائے گا۔پھر قاعدہ نمبر۳ (الف) کے تحت الف گرے گا اور قاعدہ ۳(ب) کے تحت فاکلمہ پر منتقل شدہ حرکت برقرار رہے گی۔اس طرح فعلِ امر خَفْ بنے گا۔اسی طرح ق و ل(ن) کا فعلِ امر اُقْوُلْ سے قُوْلْ اور پھر قُلْ ہوگا اور ب ی ع (ض) کا فعلِ امر اِبْیِعْ سے بِیْعْ اور پھر بِعْ ہوگا۔

۳ : ۴۳ ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کے لئے اس کے وزن فَاعِلٌ کے عین کلمہ پر آنے والے حرفِ علت کو ہمزہ میں تبدیل کردیتے ہیں جیسے خ و ف سے اسم الفاعل خَاوِفٌ کے بجائے خَائِفٌ،ب ی ع کا بَایِعٌ کے بجائے بَائِعٌ اور ق و ل کا قَاوِلٌ کے بجائے قَائِلٌ ہوگا۔یہ قاعدہ صرف ثلاثی مجرد میں استعمال ہوتا ہے۔

۴ : ۴۳ اجوف کے اسم المفعول کا مطالعہ ہم دو حصوں میں کریں گے یعنی پہلے اجوف واوی کا اور پھر اجوف یائی کا۔اجوفِ واوی سے اسم المفعول بنانے کے لئے بھی گزشتہ قواعد ہی استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً قَالَ کا اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر اصلاً مَقْوُوْلٌ

ہوگا۔اب "و" قاعدہ نمبر۲ کے تحت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کرے گی اور اس کے مابعد حرف ساکن ہے اس لئے قاعدہ نمبر۳ (الف) کے تحت یہ گر جائے گی۔اس طرح یہ استعمالی شکل مَقُوْلٌ بنے گی۔ہم کہہ سکتے ہیں اجوف واوی کا اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے بجائے مَفُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

۵ : ۴۳ اجوف یائی کا اسم المفعول خلافِ قیاس مَــفِیْــلٌ کے وزن پر آتا ہے اور صحیح وزن یعنی مَــفْــعُــوْلٌ پر بھی آتا ہے۔اکثر الفاظ کا اسم المفعول دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔مثلاً ب ی ع سے اسم المفعول مَبِیْعٌ اور مَبْیُوْعٌ دونوں درست ہیں۔اسی طرح ع ی ب سے اسم المفعول مَـعِیْـبٌ اور مَـعْیُـوْبٌ دونوں استعمال ہوتے ہیں۔البتہ بعض مادوں سے اسم المفعول صرف مَفِیْلٌ کے وزن پر ہی آتا ہے جیسے ش ی د سے مَشِیْدٌ (مضبوط کیا ہوا) اور ک ی ل سے مَکِیْلٌ (ناپا ہوا)۔

۶ : ۴۳ اجوف کے ایک قاعدہ کا زیادہ تر اطلاق ماضی مجہول میں ہوتا ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ حرفِ علت اگر مکسور ہے اور اس کے ماقبل ضمہ ہو تو ضمہ کو کسرہ میں بدل کر حرفِ علت کو "ی" ساکن میں تبدیل کردیتے ہیں مثلاً ق و ل کا ماضی مجہول اصلاً قُــــوِلَ ہوگا اور ب ی ع کا ماضی مجہول اصلاً بُیِــعَ ہوگا۔ان دونوں میں حرفِ علت مکسور ہے اور ماقبل ضمہ ہے اس لئے ضمہ کو کسرہ میں اور حرفِ علت کو "و" ساکن میں تبدیل کریں گے تو یہ قِیْلَ اور بِیْعَ ہوجائیں گے۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ اجوف کا ماضی مجہول زیادہ تر فِیْــلَ کے وزن پر آتا ہے۔اجوف کے مضارع مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔

۷ : ۴۳ ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک لفظ میں دو حروفِ علت یکجا ہوجائیں اور ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کرکے ان کا ادغام کردیتے ہیں۔اس قاعدہ کے مطابق فَیْعِلٌ کے وزن پر آنے والے اجوف واوی کے بعض اسماء میں تبدیلی ہوتی

ہے۔مثلاً س وء سے فَیْعِلٌ کے وزن پر سَیْوِءٌ بنتا ہے۔پھر اس قاعدہ کے مطابق سَیِّءٌ (برائی) ہوجاتا ہے۔اسی طرح س ود سے سَیْوِدٌ پھر سَیِّدٌ (سردار) اور م وت سے مَیْوِتٌ پھر مَیِّتٌ (مردہ) ہوگا۔اجوف یائی میں چونکہ عین کلمہ "ی" ہوتا ہے اس لئے فَیْعِلٌ کے وزن پر آنے والے الفاظ میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوتی صرف ادغام ہوتا ہے۔ مثلاً ط ی ب سے طَیْیِبٌ پھر طَیِّبٌ ،ل ی ن سے لَیْیِنٌ پھر لَیِّنٌ (نرم) اور ب ی ن سے بَیْیِنٌ پھر بَیِّنٌ (واضح) ہوگا۔

۸ : ۴۳ اجوف کی تبدیلیاں مزید فیہ کے ان چار ابواب میں ہوتی ہے جن کے شروع میں ہمزہ آتا ہے یعنی افعال، افتعال، انفعال اور استفعال ۔بقیہ چار ابواب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔مزید یہ کہ اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ (ب) کا اطلاق مزید فیہ کے کسی باب پر نہیں ہوتا۔

۹ : ۴۳ مزید فیہ کے جن چار ابواب میں تبدیلی ہوتی ہے ان کے اسم الفاعل میں گزشتہ قواعد کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے۔مثلاً ض ی ع سے باب افعال میں اَضَاعَ (اَضْیَعَ)، یُضِیْعُ (یُضْیِعُ) (برباد کرنا) ہوگا۔اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُضْیِعٌ بنتی ہے۔اب قاعدہ نمبر ۲ کے تحت حرف علت کی حرکت ماقبل کو منتقل ہوگی اور "ی" کسرہ کے مناسب ہونے کی وجہ سے برقرار رہے گی۔اس طرح یہ مُضِیْعٌ ہوجائے گا۔اسی طرح خ ون سے باب افتعال میں اِخْتَانَ (اِخْتَوَنَ)، یَخْتَانُ (یَخْتَوِنُ) (خیانت کرنا) ہوگا۔اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُخْتَوِنٌ بنتی ہے۔اب قاعدہ نمبر ۱ کے تحت "و" تبدیل ہوکر الف بنے گی تو یہ مُخْتَانٌ ہوجائے گا۔

۱۰ : ۴۳ اجوف سے باب افتعال اور استفعال کے مصادر میں تبدیلی اصلاً تو گزشتہ قواعد کے تحت ہی ہوتی ہے لیکن اس کے نتیجے میں دو الف یکجا ہوجاتے ہیں ۔ایسی صورت میں ایک

الف کو گرا کر آخر میں "ۃ" کا اضافہ کردیتے ہیں ۔مثلاً ض ی ع سے باب افعال میں اَضَاعَ، یُضِیْعُ کا مصدر اصلاً اِضْیَاعٌ ہوگا۔اب 'ی' اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کرکے الف میں تبدیل ہوگی تو لفظ اِضَـــــاعٌ ہوجائے گا۔پھر ایک الف کو گرا کر آخر میں "ۃ" کا اضافہ کریں گے تو اِضَاعَۃٌ بنے گا۔اسی طرح سے ع ون سے اِعَانَۃٌ اور ط وع سے اِطَاعَۃٌ وغیرہ بنتے ہیں۔ع و ن سے باب استفعال کا مصدر اصلاً اِسْتِعْوَانٌ ہوگا جو پہلے اِسْتِعَاانٌ اور پھر اِسْتِعَانَۃٌ ہوجائے گا۔

۱۱ : ۴۳ باب افتعال اور انفعال کے مصادر میں اجوف واوی کی "و" تبدیل ہوکر "ی" بن جاتی ہے۔مثلاً خ ون سے باب افتعال کا مصدر اصلاً اِخْتِوَانٌ ہوگا جو اِخْتِیَانٌ (خیانت کرنا) ہوجائے گا۔جبکہ غ ی ب سے باب افتعال کا مصدر اصلاً اِغْتِیَابٌ (غیبت کرنا) ہوگا اور اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں یعنی یہ اسی طرح استعمال ہوگا۔اسی طرح ھ ور سے باب انفعال کا مصدر اصلاً اِنْھِوَارٌ ہوگا جو اِنْھِیَارٌ (گر جانا) ہوجائے گا۔

۱۲ : ۴۳ اجوف کے ثلاثی مجرد کے ماضی مجہول کے قاعدے کا اطلاق باب افتعال کے ماضی مجہول پر بھی ہوتا ہے۔باب انفعال سے مجہول نہیں آتا۔جبکہ باب افعال اور استفعال کے ماضی مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔اجوف کے لئے ثلاثی مجرد کی طرح مزید فیہ کے مضارع مجہول میں بھی تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۳ : ۴۳ باب استفعال کے چند افعال اجوف کی تبدیلیوں سے مستثنیٰ ہیں جیسے اِسْتَصْوَبَ، یَسْتَصْوِبُ، اِسْتِصْوَابًا (کسی معاملہ کی منظوری دینا یا چاہنا)، اِسْتَحْوَذَ، یَسْتَحْوِذُ، اِسْتِحْوَاذًا (کسی کی سوچ پر قابو پالینا، غالب آجانا) وغیرہ۔

ذخیرۂ الفاظ

ع وذ : عَاذَ (ن) عَوْذًا کسی کی پناہ میں آنا یا مانگنا، (افعال) کسی کو کسی کی پناہ گاہ میں دینا، (تفعیل) خود پناہ دینا

زی د: زَادَ (ض) زَیْدًا، زِیَادَۃً بڑھنا، زیادہ ہونا، بڑھانا، زیادہ کرنا (لازم ومتعدی)

رود: رَادَ (ن) رَوْدًا کسی چیز کی طلب میں گھومنا، (افعال) قصد کرنا، ارادہ کرنا

ث وب: ثَابَ (ن) ثَوْبًا کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹنا، مَثَابَۃٌ لوٹنے کی جگہ
ثَوَابٌ، مَثُوْبَۃٌ بدلہ، عمل کی جزا جو عمل کرنے والے کی طرف لوٹتی ہے،
ثَوْبٌ، ثِیَابٌ کپڑا

ت وب: تَابَ (ن) تَوْبًا، تَوْبَۃً ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا،
تَابَ اِلیٰ بندے کا اللہ کی طرف لوٹنا، توبہ کرنا، تَابَ عَلٰی اللہ کی شفقت اور رحمت
کا بندے کی طرف لوٹنا۔ توبہ قبول کرنا

ص وب: صَابَ (ن) صَوْبًا اوپر سے اترنا، پہنچنا، لگانا، (ض) صَیْبًا نشانہ پر لگنا،
(افعال) نشانہ پر لگنا، صَوَابٌ صحیح بات

ج وب: جَابَ (ن) جَوْبًا کاٹنا، جواب دینا، (افعال + استفعال) بات مان لینا،
درخواست قبول کرنا

ط وع: طَاعَ (ن) طَوْعًا خوشی سے فرمانبردار ہونا، (افعال) فرمانبرداری کرنا، حکم بجالانا
(تفعّل) تکلیف اٹھا کر حکم بجالانا، نفل عبادت کرنا (استفعال) حکم بجالانے
کے لئے ضروری اسباب کا مہیا ہونا، طاقت رکھنا

ب ی ن: بَانَ (ض) بَیْنًا ظاہر ہونا، (افعال + تفعیل) واضح کرنا،
(تفعّل + استفعال) واضح ہونا

ص ی ر: صَارَ (ض) صَیْرًا منتقل ہونا، انجام کو پہنچنا

س وء: سَاءَ (ن) سَوْءًا برا ہونا، غمگین کرنا، بے جا سلوک کرنا، (افعال) برائی کرنا

ق وم: قَامَ (ن) قِیَامًا کھڑا ہونا، (افعال) کھڑا کرنا، (استفعال) سیدھا ہونا، ڈٹ جانا

ذوق: ذَاقَ (ن) ذَوْقًا چکھنا، (افعال) چکھانا

خ ی ر: خَارَ (ض) خَیْرَۃً بہتری دینا، پسند کرنا، (افتعال) چن لینا،
(استفعال) بھلائی طلب کرنا، خَیْرٌ وہ چیز جو سب کو پسند ہو، بھلائی

ش ی ء: شَاءَ (ف) شَیْئًا، مَشِیْئَۃً ارادہ کرنا۔ شَیْءٌ وہ چیز جس کا علم ہو سکے اور خبر دی جا سکے

ب ی ع: بَاعَ (ض) بَیْعًا بیچنا، سودا کرنا، (مفاعلة) خرید وفروخت کرنا، باہم معاہدہ کرنا،
بیعت کرنا

ب وء: بَاءَ (ن) بَوَاءً لوٹنا، لوٹانا، (تفعیل) آباد کرنا، (تفعّل) کسی جگہ اقامت اختیار
کرنا

ک ی د: کَادَ (ض) کَیْدًا خفیہ تدبیر کرنا

ج وع: جَاعَ (ن) جَوْعًا بھوکا ہونا

خ وف: خَافَ (ف) خَوْفًا ڈرنا، (افعال + تفعیل) ڈرانا

ری ب: رَابَ (ض) رَیْبًا کسی کو شک میں ڈالنا، (افتعال) شک کرنا

ض ی ع: ضَاعَ (ض) ضَیْعًا، ضِیَاعًا ضائع ہونا، (افعال) ضائع کرنا

مشق نمبر ۶۹ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں:

(۱) ق ول (ن) (۲) ب ی ع (ض) (۳) خ وف (س)
(۴) رود (افعال) (۵) ری ب (افتعال) (۶) ج وب (استفعال)

مشق نمبر ۶۹ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء وافعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں:

(۱) اَعُوْذُ (۲) مَثَابَۃً (۳) تُبْ (۴) فَلْیَسْتَجِیْبُوْا (۵) اَطَعْنَا

(٦) اَلْمَصِيْرُ (٧) أُعِيْذُ (٨) تُبْتُ (٩) فَلْتَقُمْ (١٠) اِخْتَارَ
(١١) أُصِيْبُ (١٢) اَشَآءُ (١٣) بَايَعْتُمْ (١٤) نُذِيْقُ (١٥) تَبَوَّاٰ
(١٦) تُوْبُوْا (١٧) مُجِيْبٌ (١٨) اَقَامُوْا (١٩) لَا تُطِعْ (٢٠) زِدْ
(٢١) اِسْتَعِذْ (٢٢) مُبِيْنٌ (٢٣) اِخْتَرْنَا (٢٤) ذُقْ (٢٥) تَتُوْبَا

مشق نمبر ٦٩ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں افعالِ اجوف کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

(١) فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (٢) مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا (٣) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ (٤) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ (٥) وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا (٦) فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ (٧) وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (٨) اَلْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٌ (٩) وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ (١٠) وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا (١١) ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (١٢) قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ (١٣) وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ (١٤) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ (١٥) اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ (١٦) وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا (١٧) عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ (١٨) فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ (١٩) ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ (٢٠) وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا (٢١) وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (٢٢) فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ (٢٣) كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ (٢٤) وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ (٢٥) فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ (٢٦) اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا (٢٧) وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا (٢٨) رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (٢٩) اِلَيَّ الْمَصِيْرُ (٣٠) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (٣١) فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (٣٢) وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا (٣٣) اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (٣٤) اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (٣٥) وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (٣٦) ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ (٣٧) وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (٣٨) اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ (٣٩) مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (٤٠) اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا (٤١) وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ (٤٢) وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا (٤٣) وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (٤٤) اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ (٤٥) فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا (٤٦) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا (٤٧) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ (٤٨) مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

ناقص (حصہ اوّل)

(ماضی معروف)

۷۴ : ۱ پیراگراف ۶۵:۵ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت یعنی "و" یا "ی" آجائے اسے ناقص کہتے ہیں۔ اگر لام کلمہ کی جگہ "و" ہو تو اسے ناقصِ واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے ناقصِ یائی کہیں گے۔ ناقص افعال اور اسماء میں اجوف کی نسبت زیادہ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ تبدیلیاں تو ناقص کے قواعد کے تحت ہوتی ہیں اور کچھ گزشتہ اسباق میں پڑھے ہوئے قواعد کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ناقص میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے زیادہ غور اور توجہ کی ضرورت ہوگی۔ ساتھ ہی گزشتہ قواعد کا پوری طرح یاد رکھنا بھی ضروری ہے۔

۷۴ : ۲ اجوف کے پہلے قاعدہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ حرفِ علت متحرک ہو اور ماقبل فتحہ ہو تو حرفِ علت (و/ی) کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اجوف میں اس قاعدہ کے اطلاق کے وقت "و" اور "ی" دونوں کو تبدیل کر کے الف ہی لکھا جاتا ہے جیسے قَوَلَ سے قَالَ اور بَيَعَ سے بَاعَ لیکن ناقص میں جب اس قاعدہ کا اطلاق کرتے ہیں تو تبدیل شدہ الف کو لکھنے کا طریقہ ناقص واوی اور ناقص یائی میں مختلف ہوتا ہے۔ ناقص واوی (مجرد) میں جب "و" الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت الف ہی لکھی جاتی ہے جیسے دَعَوَ سے دَعَا (اس نے پکارا) تَلَوَ سے تَلَا (وہ پیچھے پیچھے آیا) وغیرہ۔ ناقص یائی میں جب "ی" الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت الفِ مقصورہ یعنی ی لکھی جاتی ہے جیسے مَشَيَ سے مَشٰي (وہ چلا) عَصَيَ سے

عَصٰي (اس نے نافرمانی کی) وغیرہ۔ البتہ اگر ناقص کے فعلِ ماضی کے بعد ضمیرِ مفعولی آرہی ہو تو واوی اور یائی دونوں میں الف ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے دَعَاهُمْ (اس نے ان کو پکارا)، عَصَانِيْ (اس نے میری نافرمانی کی) وغیرہ۔

۷۴ : ۳ آپ نے دیکھ لیا کہ اجوف کے پہلے قاعدہ کا اطلاق اجوف اور ناقص دونوں پر ہوتا ہے۔ لیکن ناقص میں اس قاعدہ کا ایک استثنیٰ ہے۔ ناقص کے جن جن افعال میں اس قاعدہ کا اطلاق ہوگا ان سب افعال کی گردان میں تثنیہ کے حسبِ ذیل صیغے اس سے مستثنیٰ ہیں :

(۱) ماضی معروف میں تثنیہ کا پہلا صیغہ یعنی تثنیہ مذکر غائب فَعَلَا کا وزن۔

(۲) مضارع معروف میں تثنیہ کے پہلے چار صیغے یعنی تثنیہ غائب و حاضر اور مذکر و مؤنث يَفْعَلَانِ اور تَفْعَلَانِ کے اوزان۔

مثال کے طور پر ماضی معروف میں دَعَوَ (دَعَا) کا تثنیہ دَعَوَا اور مَشَيَ (مَشٰي) کا تثنیہ مَشَيَا ہی رہے گا۔ اسی طرح مضارع معروف میں يَسْعَيَانِ (وہ دونوں کوشش کرتے ہیں) اور يَلْقَيَانِ (وہ دونوں ملتے ہیں) میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ تَسْعَيَانِ اور تَلْقَيَانِ بھی اسی طرح استعمال ہوں گے حالانکہ ہر لفظ میں حرفِ علت متحرک اور ماقبل فتحہ کی صورتِ حال موجود ہے۔

۷۴ : ۴ ناقص کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ کا حرفِ علت اور صیغہ کا حرفِ علت اگر یکجا ہو جائیں تو لام کلمہ کا حرفِ علت گر جاتا ہے۔ پھر

(۱) عین کلمہ پر اگر فتحہ ہے تو وہ برقرار رہے گی جیسے دَعَوَ (دَعَا) سے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل دَعَوُوْا بنتی ہے۔ اس کے لام کلمہ کی "و" گرے گی تو دَعَوْا باقی بچے گا۔ عین کلمہ کی فتحہ برقرار رہے گی۔ اس لئے یہ دَعَوْا ہی استعمال

ہوگا۔اسی طرح رَمَیَ (رمی) ''اس نے پھینکا'' کے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل رَمَیُوْا ہوگی۔لام کلمہ کی "ی" گرے گی تو رَمَوْا باقی بچے گا جو اسی طرح استعمال ہوگا۔

(ii) عین کلمہ پر اگر ضمہ یا کسرہ ہے تو اسے صیغہ کے حرفِ علت کے مناسب رکھنا ہوگا۔جیسے لَقِیَ کے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل لَقِیُوْا ہوگی۔لام کلمہ کی "ی" گرے تو لَقِوْا باقی بچے گا۔عین کلمہ کی کسرہ صیغہ کی "و" سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے اس کو ضمہ میں تبدیل کر کے لَقُوْا استعمال کریں گے۔سَرُوَ (شریف ہونا) سے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل سَرُوُوْا ہوگی۔لام کلمہ کی "و" گری تو سَرُوْا بچے گا۔عین کلمہ کی ضمہ صیغہ کی "و" کے مناسب ہے اس لئے سَرُوْا ہی استعمال ہوگا۔

۷:۴:۵ ناقص کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی صیغہ میں حرفِ علت کے بعد والا حرف ساکن ہو اور اس سے ماقبل حرف پر فتحہ ہو تو حرفِ علت گر جائے گا جیسے د ع و سے ماضی معروف کے واحد مونث غائب کے صیغہ میں اصلی شکل دَعَوَتْ ہوگی۔حرفِ علت کے مابعد ساکن ہونے اور ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے "و" گر جائے گی۔اس طرح استعمالی شکل دَعَتْ ہوگی۔البتہ اگر حرفِ علت کے مابعد ساکن ہو لیکن اس سے ماقبل فتحہ نہ ہو تو حرفِ علت برقرار رہے گا جیسے لَقِیَ کی صیغہ مذکورہ میں اصلی شکل لَقِیَتْ ہوگی۔یہاں حرفِ علت کے مابعد حرف ساکن ہے لیکن ماقبل حرف پر فتحہ نہیں بلکہ کسرہ ہے اس لئے دوسرے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا اور لَقِیَتْ ہی استعمال ہوگا۔

۷:۴:۶ اب یہ بات بھی نوٹ کرلیں کہ ماضی معروف میں تثنیہ مونث غائب کا صیغہ اپنے

واحد کی استعمالی شکل سے بنتا ہے مثلاً دَعَتْ سے دَعَتَا بنے گا اور لَقِیَتْ سے لَقِیَتَا بنے گا۔اس کے بعد ماضی کے وہ صیغے آجاتے ہیں جن میں لام کلمہ ساکن ہوتا ہے یعنی فَعَلْنَ، فَعَلْتَ سے لے کر فَعَلْتُ، فَعَلْنَا تک۔ان تمام صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

مشق نمبر ۷

مندرجہ ذیل مادوں سے ماضی معروف میں اصلی اور استعمالی شکل دونوں کی صرف کبیر کریں :

(i) ع ف و (ن) = معاف کر دینا

(ii) ھ د ی (ض) = ہدایت دینا

(iii) ن س ی (س) = بھول جانا

(iv) س ر و (ک) = شریف ہونا

(v) س ع ی (ف) = کوشش کرنا

ناقص (حصہ دوم)

(مضارع معروف)

۷۵:۱ گزشتہ سبق میں ہم نے ناقص کے ماضی معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو ناقص کے دو قواعد اور کچھ سابقہ قواعد کی مدد سے سمجھا تھا۔ اب ناقص کے مضارع معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو بھی ہم ناقص کے ایک نئے قاعدہ اور سابقہ قواعد کی مدد سے سمجھیں گے۔

۷۵:۲ ناقص کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضموم "و" کے ماقبل اگر ضمہ ہو تو "و" ساکن ہو جاتی ہے اور مضموم "ی" کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "ی" ساکن ہو جاتی ہے یعنی ـُوُ = ـُوْ اور ـِيُ = ـِيْ۔ مثال کے طور پر د ع و (ن) کا مضارع اصلاً يَدْعُوُ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت يَدْعُوْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ر م ی (ض) کا مضارع اصلاً يَرْمِيُ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت يَرْمِيْ ہو جاتا ہے۔ لیکن اب غور کریں کہ ل ق ی (س) کا مضارع اصلاً يَلْقَيُ بنتا ہے۔ اس میں اس قاعدہ کے تحت تبدیلی نہیں ہوگی کیوں کہ یائے مضموم کے ماقبل کسرہ نہیں ہے۔ البتہ یہاں اجوف کے قاعدہ نمبر ا کا اطلاق ہوگا۔ حرف علت متحرک کے ماقبل فتحہ ہے چنانچہ يَلْقَيُ تبدیل ہو کر يَلْقٰى بنے گا۔

۷۵:۳ گزشتہ سبق کے پیراگراف نمبر ۷۴:۳ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ناقص میں مضارع معروف کے تثنیہ کے پہلے چار صیغے تبدیلیوں سے مستثنٰی ہیں۔ اس لئے تثنیہ کو چھوڑ کر اب ہم جمع غائب کے صیغہ پر غور کرتے ہیں۔ يَدْعُوْ (يَدْعُوُ) سے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلاً يَدْعُوُوْنَ بنے گا۔ یہاں لام کلمہ کا حرف علت اور صیغہ کا حرف علت یکجا ہیں اس لئے ناقص کے پہلے قاعدہ کا اطلاق ہوگا۔ لام کلمہ کی "و" گر جائے گی اس کے ماقبل کی ضمہ صیغہ کی "و" سے مناسبت رکھتی ہے اس لئے استعمالی شکل يَدْعُوْنَ ہوگی۔ اسی طرح يَرْمِيْ (يَرْمِيُ) سے يَرْمِيُوْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کسرہ کو صیغہ کی "و" کی مناسبت سے ضمہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی شکل يَرْمُوْنَ بنے گی۔ يَلْقٰى (يَلْقَيُ) سے يَلْقَيُوْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ اب چوں کہ ماقبل فتحہ ہے لہٰذا یہ برقرار رہے گی اور استعمالی شکل يَلْقَوْنَ ہوگی۔

۷۵:۴ واحد مونث حاضر کے صیغہ پر بھی ناقص کے تیسرے قاعدے کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر يَدْعُوْ (يَدْعُوُ) سے واحد مونث حاضر کا صیغہ اصلاً تَدْعُوِيْنَ بنے گا۔ ناقص کے پہلے قاعدہ کے تحت لام کلمہ کی "و" گرے گی۔ ماقبل کی ضمہ صیغہ کی "ی" سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے اسے کسرہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی شکل تَدْعِيْنَ بنے گی۔ اسی طرح يَرْمِيْ (يَرْمِيُ) سے اصلاً يَرْمِيِيْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کی کسرہ کو صیغہ کی "ی" سے مناسبت ہے اس لئے يَرْمِيْنَ ہی استعمال ہوگا۔ يَلْقٰى (يَلْقَيُ) اصلاً يَلْقَيِيْنَ بنے گا۔ اب لام کلمہ کی "ی" گرے گی اور ماقبل کی فتحہ برقرار رہے گی تو يَلْقَيْنَ استعمال ہوگا۔

۷۵:۵ مضارع معروف کے جمع مونث کے دونوں صیغوں میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ متکلم کے صیغوں میں ناقص کے تیسرے قاعدے کے تحت تبدیلی ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۷۱

مشق نمبر ۷۰ میں دیئے گئے مادوں سے مضارع معروف میں اصلی اور استعمالی شکل دونوں کی صرف کبیر کریں۔

ناقص (حصہ سوم)

(مجہول)

۷۶ : ۱ ناقص کا قاعدہ نمبر۴ (الف) یہ ہے کہ کسی لفظ کے آخر میں آنے والی "و" (جو عموماً ناقص/ واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس قاعدہ کا اطلاق ناقصِ واوی (ثلاثی مجرد) کے ماضی معروف کے کچھ مخصوص افعال پر اور ماضی مجہول کے تمام افعال پر ہوتا ہے۔

۷۶ : ۲ ماضی معروف میں ناقصِ واوی جب باب سَمِعَ سے آتا ہے تو اس قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً رَضِوَ (وہ راضی ہوا) تبدیل ہو کر رَضِيَ استعمال ہوتا ہے اور غَشِوَ (اس نے ڈھانپ لیا) غَشِيَ ہو جاتا ہے۔ ان کی صرف کبیر بھی "ی" کے ساتھ ہوتی ہے یعنی رَضِيَ ، رَضِيَا ، رَضُوْا (اصلاً رَضِيُوْا) ، رَضِيَتْ ، رَضِيَتَا سے آخر تک۔

۷۶ : ۳ ماضی مجہول کا ثلاثی مجرد میں ایک ہی وزن ہوتا ہے فُعِلَ۔ مثلاً دُعِوَ جو کہ دُعِيَ (وہ پکارا گیا) بن جاتا ہے اور عُفِوَ سے عُفِيَ (وہ معاف کیا گیا) بن جاتا ہے وغیرہ۔ پھر ان کی صرف کبیر بھی تبدیل شدہ "ی" کے ساتھ ہوتی ہے۔

۷۶ : ۴ بعض دفعہ اجوف کے کچھ اسماء کی جمع مکسر اور مصدر میں بھی اس قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً ثَوْبٌ کی جمع ثِوَابٌ تبدیل ہو کر ثِيَابٌ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صَامَ يَصُوْمُ کا مصدر صِوَامٌ سے صِيَامٌ اور قَامَ يَقُوْمُ کا مصدر قِوَامٌ سے قِيَامٌ ہو جاتا ہے۔

۷۶ : ۵ ناقص کا قاعدہ نمبر۴ (ب) یہ ہے کہ جب "و" کسی لفظ میں تین حرفوں یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمہ نہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے جَبَوَ (ض) (اکٹھا کرنا پھل یا چندہ وغیرہ) کا مضارع اصلاً يَجْبِوُ ہو گا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَجْبِيُ ہو گا اور پھر ناقص کے تیسرے قاعدہ کے تحت يَجْبِيْ ہو جائے گا۔ اسی طرح سے رَضِوَ (رَضِيَ) کا مضارع اصلاً يَرْضَوُ ہو گا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَرْضَيُ اور پھر اجوف کے قاعدہ نمبر۱ کے تحت يَرْضٰى ہو جائے گا۔

۷۶ : ۶ ناقص کے قاعدہ نمبر۴ (ب) کا اطلاق ثلاثی مجرد کے ہر باب کے مضارع مجہول پر ہو گا اس لئے کہ اس کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی يُفْعَلُ۔ مثلاً دَعَوَ (دَعِيَ) کا مضارع اصلاً يُدْعَوُ ہو گا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يُدْعَيُ ہو گا اور پھر اجوف کے پہلے قاعدہ کے تحت يُدْعٰى ہو جائے گا۔ اسی طرح عَفَوَ (عُفِيَ) کا مضارع يُعْفَوُ سے پہلے يُعْفَيُ اور پھر يُعْفٰى ہو جائے گا۔

۷۶ : ۷ ناقص کے اسی قاعدہ ۴ (ب) کے تحت ناقص واوی کے تمام مزید فیہ افعال میں "و" کو "ی" میں بدل دیا جاتا ہے پھر حسب ضرورت اس "ی" میں مزید قواعد جاری ہوتے ہیں مثلاً اِرْتَضَوَ (اِفْتَعَلَ) پہلے اِرْتَضَيَ اور پھر اِرْتَضٰى ہو گا۔ اس کا مضارع يَرْتَضِوُ پہلے يَرْتَضِيُ اور پھر يَرْتَضِيْ ہو گا۔

۷۶ : ۸ آپ کو یاد ہو گا کہ پیراگراف ۷۳:۱۱ میں بتایا گیا تھا کہ باب افتعال اور انفعال کے مصدر میں اجوف واوی کی "و" تبدیل ہو کر "ی" بن جاتی ہے۔ یہ تبدیلی بھی ناقص کے اسی قاعدہ ۴ (ب) کے تحت ہوتی ہے۔ وہاں دی گئی مثالیں دوبارہ دیکھ لیں اِخْتِوَانٌ سے اِخْتِيَانٌ اور اِنْهِوَارٌ سے اِنْهِيَارٌ ہو جاتا ہے۔

۷۶ : ۹ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ناقص میں اکثر "و" بدل کر "ی" ہو جاتی ہے جبکہ کبھی "ی" بدل کر "و" ہو جاتی ہے اور بعض صورتوں میں مختلف الفاظ ہم شکل ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اکثر الفاظ کے متعلق یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ ان کا اصل مادہ واوی ہے کہ یائی تاکہ ڈکشنری میں اسے متعلقہ حصہ میں دیکھا جائے۔ بلکہ بعض دفعہ خود ڈکشنریوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک ڈکشنری میں کوئی مادہ ناقص واوی کے طور پر لکھا ہوتا ہے تو دوسری ڈکشنری میں وہی مادہ ناقص یائی کے طور پر لکھا ہوتا ہے مثلاً صلو / صلي، طلو / طلي، غشو / غشي وغیرہ۔

۱۰ : ۷۶ اب آپ کو ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ کوئی لفظ اگر ناقص واوی میں نہ ملے تو یائی میں ملے گا۔ تاہم اس تلاش میں ڈکشنری کی زیادہ ورق گردانی نہیں کرنا پڑتی کیونکہ سہولت کے لئے عربی حروف ابجد میں آخری چار حروف کی ترتیب یوں رکھی گئی ہے: ''ن ۔ ھ ۔ و ۔ ی'' جبکہ اردو میں یہ ترتیب ''ن ۔ و ۔ ھ ۔ ی'' ہے۔ اس طرح ڈکشنری میں "و" اور "ی" آخر پر ساتھ ساتھ مل کر آجاتے ہیں۔

۱۱ : ۷۶ یاد رہے کہ قدیم ڈکشنریوں میں سے اکثر میں مادوں کی ترتیب مادہ کے آخری حرف (لام کلمہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے جبکہ جدید ڈکشنریوں میں مادہ کی ترتیب پہلے حرف (فاکلمہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ قدیم ڈکشنریوں میں ناقص واوی اور یائی ایک ہی جگہ ساتھ ساتھ بیان کئے جاتے ہیں مثلاً عربی زبان کی سب سے بڑی ڈکشنری ''**لسان العرب**'' کی آخری دو جلدیں (۱۴۔۱۵) انہیں کے بیان پر مشتمل ہیں۔ ایک دوسری اہم ڈکشنری ''القاموس المحیط'' میں دونوں کو ایک ہی باب ''باب الواو والیاء'' میں بیان کیا گیا ہے۔ جدید ڈکشنریوں مثلاً المنجد اور المعجم الوسیط وغیرہ میں جہاں مادے ''فا'' کلمہ کی ترتیب سے ہوتے ہیں پہلے واوی الــــلام مادہ بیان ہوتا ہے اور اس کے فوراً بعد یائی اللام مادہ مذکور ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہاں بھی مادہ کی تلاش میں زیادہ پریشانی نہیں ہوتی۔

مشق نمبر ۴۷

مادہ غ ش و (س) سے ماضی معروف، مضارع معروف، ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی صرف کبیر کریں۔

ناقص (حصّہ چھارم)

(صرفِ صغیر)

۱ : ۷۷ ان شاء اللہ اس سبق میں ہم صرف صغیر کے بقیہ الفاظ یعنی فعلِ امر، اسم الفاعل، اسم المفعول اور مصدر میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کریں گے اور اس حوالہ سے کچھ نئے قواعد سیکھیں گے۔

۲ : ۷۷ ناقص کا پانچواں قاعدہ یہ ہے کہ ساکن حرفِ علت کو جب مجزوم کرتے ہیں تو وہ گر جاتا ہے۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے مضارع مجزوم پر ہوتا ہے۔ مثلاً تَدْعُوْ سے فعلِ امر بنانے کے لئے علامت مضارع گرائی اور ہمزۃ الوصل لگایا تو اُدْعُوْ بنا۔ اب لام کلمہ کو مجزوم کیا تو "و" گر گئی۔ اس طرح فعلِ امر اُدْعُ استعمال ہوگا۔ اسی طرح یَدْعُوْ پر جب لَمْ داخل ہوگا تو لام کلمہ مجزوم ہوگا اور "و" گر جائے گی۔ اس لئے لَمْ یَدْعُوْ کے بجائے لَمْ یَدْعُ استعمال ہوگا۔

۳ : ۷۷ نوٹ کرلیں کہ ناقص کا مضارع جب منصوب ہوتا ہے تو اس کا حرفِ علت برقرار رہتا ہے البتہ اس پر فتحہ آجاتی ہے جیسے یَدْعُوْ سے لَنْ یَدْعُوَ ہو جائے گا۔

۴ : ۷۷ ناقص کا چھٹا قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوینِ ضمہ ہو اور ماقبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے اور اس کے ماقبل اگر ضمہ یا کسرہ تھی تو اس کی جگہ تنوینِ کسرہ آجائے گی اور فتحہ تھی تو تنوینِ فتحہ آئے گی۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے اسم الفاعل پر ہوتا ہے۔ مثلاً دَعَا (دَعَوَ) کا اسم الفاعل فَاعِلٌ کے وزن پر دَاعِوٌ بنتا ہے۔ اس میں "و" چوتھے نمبر پر ہے اس لئے پہلے یہ ناقص کے قاعدہ نمبر ۴ (ب) کے تحت دَاعِیٌ ہوگا۔ پھر مذکورہ بالا چھٹے قاعدہ کے تحت لام کلمہ سے "ی" گر جائے گی۔ ماقبل چونکہ کسرہ ہے اس لئے اس کی جگہ تنوینِ کسرہ آئے گی تو لفظ دَاعٍ بنے گا۔ اس کو دو طرح سے لکھ سکتے ہیں یعنی دَاعٍ بھی اور دَاعِی بھی۔

دوسری شکل میں "ی" صرف لکھی جائے گی لیکن پڑھنے میں صامت یعنی **SILENT** رہے گی۔ البتہ ناقص کے اسم الفاعل پر جب لام تعریف داخل ہوتا ہے تو پھر اس پر مذکورہ قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دَاعٍ پر جب لام تعریف داخل ہوگا تو یہ اَلدَّاعِیُ بنے گا۔ اب لام کلمہ پر تنوینِ ضمہ نہیں ہے اس لئے اس پر چھٹے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ خیال رہے کہ قرآنِ مجید میں چند مقامات پر لامِ تعریف کے باوجود لام کلمہ کی "ی" کو نہیں لکھا گیا مثلاً یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ (جس دن پکارنے والا پکارے گا) میں دراصل اَلدَّاعِیُ ہے۔ فَھُوَ الْمُھْتَدِ (پس وہی ہدایت یافتہ ہے) میں بھی دراصل اَلْمُھْتَدِیُ ہے۔

۷۷ : ۵ اسم الفاعل کے علاوہ ناقص کے چھٹے قاعدہ کا اطلاق اسم الظرف پر بھی ہوتا ہے جیسے دَعَا (دَعَوَ) کا اسم الظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر اصلاً مَدْعَوٌ بنتا ہے۔ یہ بھی پہلے مَدْعًیٌ ہوگا، پھر اس کا لام کلمہ گرے گا۔ ماقبل چونکہ فتحہ ہے اس لئے اس پر تنوینِ فتحہ آئے گی تو یہ مَدْعًی استعمال ہوگا۔

۷۷ : ۶ ناقص سے اسم المفعول بنانے کے لئے کوئی نیا قاعدہ نہیں۔ دَعَا (دَعَوَ) کا اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مَدْعُوْوٌ بنتا ہے۔ اس میں لام کلمہ پر تنوینِ ضمہ تو موجود ہے لیکن ماقبل متحرک نہیں ہے اس لئے اس پر چھٹے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ البتہ یہاں صورتِ حال یہ ہے کہ مثلین یکجا ہیں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے اس لئے ادغام کے پہلے قاعدہ کے تحت ان کا ادغام ہوجائے گا اور مَدْعُوٌّ استعمال ہوگا۔

۷۷ : ۷ نوٹ کرلیں کہ ناقصِ یائی کا اسم المفعول خلافِ قیاس استعمال ہوتا ہے۔ اس میں پہلے مَفْعُوْلٌ (وزن) کی "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں اور عین کلمہ کا ضمہ بھی کسرہ میں بدل دیتے ہیں پھر دونوں "ی" کا ادغام ہوجاتا ہے۔ اس طرح ناقصِ یائی سے اسم المفعول کا وزن مَفْعِیٌّ رہ جاتا ہے۔ مثلاً رَمٰی، یَرْمِیْ سے مَرْمِیٌّ اور ھَدٰی، یَھْدِیْ سے مَھْدِیٌّ وغیرہ۔

۷۷ : ۸ ناقص کا ساتواں قاعدہ یہ ہے کہ کسی اسم کے حرفِ علت کے ماقبل اگر الف زائدہ

ہو تو اسے ہمزہ میں بدل دیں گے جیسے سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ اور بِنَایٌ سے بِنَاءٌ (عمارت) وغیرہ۔ نوٹ کرلیں کہ الف زائدہ سے مراد وہ الف ہے جو کسی مادہ کی "و" یا "ی" سے بدل کر نہ بنا ہو بلکہ صرف کسی وزن میں آتا ہو۔

۷۷ : ۹ ناقص کے اسی ساتویں قاعدہ کے تحت اجوف کا ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کے لئے اس کے وزن فَاعِلٌ کے عین کلمہ پر آنے والے حرفِ علت کو ہمزہ میں تبدیل کردیتے ہیں (دیکھیے پیراگراف ۷۳:۴)۔ اجوف میں اس قاعدہ کا استعمال محدود ہے۔ ناقص میں یہ قاعدہ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہ مجرد کے بعض مصادر، جمع مکسر کے بعض اوزان اور مزید فیہ کے ان تمام مصادر میں استعمال ہوتا ہے جن کے آخر پر ال آتا ہے جیسے اِفْعَالٌ، فِعَالٌ، اِفْتِعَالٌ، اِنْفِعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ۔ مجرد کے مصادر میں سے دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ اور جَزَایٌ سے جَزَآءٌ وغیرہ۔ جمع مکسر میں اَسْمَاوٌ سے اَسْمَآءٌ اور نِسَاوٌ سے نِسَآءٌ وغیرہ اور مزید فیہ کے مصادر میں سے اِخْفَایٌ سے اِخْفَآءٌ (چھپانا)، لِقَایٌ سے لِقَاءٌ (ملاقات کرنا)، اِبْتِلَاوٌ سے اِبْتِلَآءٌ (آزمانا) اور اِسْتِسْقَایٌ سے اِسْتِسْقَآءٌ (پانی طلب کرنا) وغیرہ۔

۷۷ : ۱۰ اب ناقص مادوں سے بننے والے بعض اسماء کو سمجھ لیں جن کا لام کلمہ گر جاتا ہے اور لفظ صرف دو حرفوں یعنی "فا" اور "عین" کلمہ پر مشتمل رہ جاتا ہے۔ اس قسم کے متعدد اسماء قرآنِ کریم میں بھی استعمال ہوئے ہیں مثلاً اَبٌ، اَخٌ وغیرہ۔ اس قسم کے الفاظ کی نونِ تنوین کو ظاہر کرکے لکھیں اور گزشتہ قواعد کو ذہن میں رکھ کر غور کریں تو ان میں ہونے والی تبدیلیوں کو آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

۷۷ : ۱۱ اَبٌ دراصل اَبَوٌ تھا۔ اس کی نونِ تنوین کھولیں گے تو یہ اَبَوُنْ ہوگا۔ اب حرفِ علت متحرک اور ماقبل ساکن ہے۔ اجوف کے قاعدہ نمبر ۲ کے تحت حرکت ماقبل کو منتقل ہوئی تو یہ اَبُوْنْ ہوگیا۔ پھر اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت "و" گری تو اَبُنْ بچا جسے اَبٌ

لکھتے ہیں ۔ اسی طرح سے :

اَخٌ = اَخَوٌ = اَخَوَنْ = اَخَوَنْ = اَخَنْ = اَخٌ

غَدٌ = غَدَوٌ = غَدَوَنْ = غَدَوَنْ = غَدَنْ = غَدٌ

دَمٌ = دَمَيٌ = دَمَيَنْ = دَمَيَنْ = دَمَنْ = دَمٌ

يَدٌ = يَدَيٌ = يَدَيَنْ = يَدَيَنْ = يَدَنْ = يَدٌ

یہی وجہ ہے کہ ان اسماء کے تثنیہ میں "و" یا "ی" پھر لوٹ آتی ہے جیسے اَخَوَانِ ، دَمَيَانِ وغیرہ ۔ البتہ يَدَيَانِ بصورت يَدَانِ ہی استعمال ہوتا ہے ۔

ذخیرۂ الفاظ

ل ق ی : لَقِيَ (س) لِقَاءً کسی چیز کا حس یا بصیرت سے ادراک کرلینا ۔ پالینا ، سامنے آنا ، (افعال) پھینکنا ، ڈالنا ، (تفعیل) کسی کو کوئی چیز دے دینا ، (تفاعل) آمنے سامنے آنا ملاقات کرنا ، (تفعّل) حاصل کرنا ، سیکھنا ، (افتعال) آمنے سامنے آنا ، (استفعال) چت لیٹنا

س ق ی : (ض) سَقْيًا پلانا ، (افعال) پینے کے لئے دینا ، (استفعال) پانی طلب کرنا

ھ د ی : ھَدٰی (ض) ھُدًی ، ھِدَايَةً راہنمائی کرنا ، (افتعال) راہنمائی حاصل کرنا ، ہدایت پانا

ر ض ی : رَضِيَ (س) رِضْوَانًا خوش ہونا ، پسند کرنا

خ ش ی : خَشِيَ (س) خَشْيَةً کسی کی عظمت کے علم سے دل پر خوف طاری ہونا

د ع و : دَعَا (ن) دُعَاءً ، دَعْوَةً پکارنا ، مدد چاہنا ، بلانا ، دَعَالَهٗ کسی کے حق میں دعا کرنا ، دَعَا عَلَيْهِ کسی کے خلاف دعا کرنا

ا ت و : اَتَا (ن) اَتْوًا پھل آنا ، پیداوار زیادہ ہونا

ا ت ی : اَتٰی (ض) اِتْيَانًا ، اَتْيًا ، اِتْيَانَةً آنا ، حاضر ہونا ، (افعال) کسی کو کوئی چیز بھیجنا یا دینا

ن ھ و : نَهَا (ن) نَهْوًا / ن ھ ی : نَهٰی (ف) نَهْيًا روکنا ، منع کرنا (افتعال) ممنوع کام سے رک جانا ، کسی چیز کے آخر تک پہنچنا

خ ل و : خَلَا (ن) خَلَاءً ، خَلْوَةً جگہ کا خالی ہونا ، کسی کے ساتھ تنہائی میں ملنا ، گزرنا

ع ط و : عَطَا (ن) عَطْوًا لینا ، پکڑنا ، (افعال) دینا

ش ر ی : شَرٰی (ض) شِرَاءً خریدنا ، بیچنا ، (افتعال) خریدنا

م ش ی : مَشٰی (ض) مَشْيًا چلنا

ک ف ی : كَفٰی (ض) كِفَايَةً کسی کو ضرورت سے بے نیاز کرنا ، کافی ہونا

ق ض ی : قَضٰی (ض) قَضَاءً کام کا فیصلہ کرنا یا کام پورا کردینا

ن د ی : نَدِيَ (س) نَدَاوَةً کسی چیز کو تر کردینا (مفاعلة) آواز بلند کرنا ، پکارنا

مشق نمبر ۳۷ (الف)

مادہ ل ق ی (س) سے ثلاثی مجرد میں اور مزید فیہ کے ابواب میں (انفعال کے علاوہ) اصلی اور تبدیل شدہ شکل کی صرف صغیر کریں ۔

مشق نمبر ۳۷ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم ، مادہ ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) سَقّٰى (۲) اِهْدِ (۳) رَضُوْا (۴) لَا تَخْشَوْا (۵) نُلْقِيْ

(۶) اٰتٰى (۷) اِنْتَهُوْا (۸) خَلَوْا (۹) يُعْطِيْ (۱۰) تَلَقّٰى

(۱۱) يَكْفِيْ (۱۲) يُؤْتٰى (۱۳) اُوْتِيَ (۱۴) اَلْقِ (۱۵) اَلْقٰى

(۱۶) تَسْعٰى (۱۷) نُوْدِيَ (۱۸) اِسْعَوْا (۱۹) اِقْضِ (۲۰) قَاضٍ

(۲۱) كَافٍ (۲۲) اِسْتَسْقٰى (۲۳) يَسْقِيْ (۲۴) هُدًى (۲۵) نَهْتَدِيْ

(۲۶) مُهْتَدٍ (۲۷) مُلْقِيْنَ (۲۸) اَلْقَوْا (۲۹) يُلَقّٰى (۳۰) مُلَاقُوْنَ

(۳۱) لَا تَشْتَرُوْا

مشق نمبر ۷۳ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں افعالِ ناقص کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں اور پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

(۱) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۲) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۳) رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (۴) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
(۵) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (۶) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ
(۷) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۸) مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ
وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۹) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى
شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ (۱۰) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى
(۱۱) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (۱۲) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
(۱۳) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ (۱۴) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (۱۵) وَمَنْ
يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (۱۶) قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى فَلَمَّآ اَلْقٰهَا فَاِذَا
هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۷) اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۸) فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۱۹) اِنَّ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (۲۰) اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۲۱) وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ (۲۲) وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ
وَيَسْقِيْنِ (۲۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ (۲۴) مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ (۲۵) قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ
نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ قَالَ اَلْقُوْا (۲۶) وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا (۲۷) قَالَ
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ (۲۸) فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

لفیف

۷۸ : ۱ پیراگراف ۶۵:۵ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے مادہ میں دو جگہ حرفِ علت آجائیں اسے لفیف کہتے ہیں۔ اگر حروفِ علت ''فا'' کلمہ اور ''لام'' کلمہ کی جگہ آئیں تو ان کے درمیان میں یعنی عین کلمہ کی جگہ کوئی حرفِ صحیح ہوگا۔ ایسے فعل کو لفیفِ مفروق کہتے ہیں۔ جیسے وقی (ض) بچانا۔ لیکن اگر حروفِ علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوں تو ایسے فعل کو لفیفِ مقرون کہتے ہیں جیسے روی (ض) روایت کرنا۔

۷۸ : ۲ اب یہ بات بھی ذہن میں واضح کرلیں کہ لفیفِ مفروق فاکلمہ پر حرفِ علت ہونے کی وجہ سے مثال ہوتا ہے اور لام کلمہ پر حرفِ علت ہونے کی وجہ سے ناقص بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے لفیفِ مقرون عین کلمہ پر حرفِ علت ہونے کی وجہ سے اجوف ہے اور لام کلمہ پر حرفِ علت ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۷۸ : ۳ لفیفِ مفروق اور لفیفِ مقرون میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے کسی نئے قاعدہ کو سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یہ اصول یاد کرلیں کہ لفیفِ مفروق پر مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا یعنی اس کے فاکلمہ کا حرفِ علت مثال کے قواعد کے تحت اور لام کلمہ کا حرفِ علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہوگا۔ جبکہ لفیفِ مقرون پر اجوف کے قواعد کا اطلاق نہیں ہوگا بلکہ صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا یعنی اس کے عین کلمہ کا حرفِ علت تبدیل نہیں ہوگا اور لام کلمہ کا حرفِ علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہوگا۔ اس اصول کے ساتھ ساتھ لفیف مادوں کے متعلق کچھ وضاحتیں بھی ذہن نشین کرلیں تو ان کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں آپ کو کافی مدد مل جائے گی۔

۷۸ : ۴ اوپر آپ کو بتلایا گیا ہے کہ لفیفِ مفروق وہ ہوتا ہے جس کے فاکلمہ اور لام کلمہ پر حرفِ علت آئے۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ لفیفِ مفروق میں فاکلمہ پر ہمیشہ "و" اور لام کلمہ

پر "ی" آتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ فا کلمہ پر "ی" اور لام کلمہ پر "و" آئے۔ البتہ "ی د ی" مادہ ایک استثناء ہے جس سے لفظ یَدٌ (ہاتھ) ماخوذ ہے۔

<u>۵ : ۸</u> لفیفِ مفروق ثلاثی مجرد کے باب ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے جبکہ باب حَسِبَ سے بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے فا کلمہ کی "و" پر مثال کا قاعدہ جاری ہوتا ہے یعنی باب ضَرَبَ اور حَسِبَ کے مضارع سے "و" گر جاتی ہے مگر باب سَمِعَ کے مضارع میں اکثر و بیشتر برقرار رہتی ہے جبکہ تینوں ابواب کے لام کلمہ پر ناقص کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے باب ضَرَبَ میں وَقَيَ يَوْقِيُ سے وَقَى يَقِيْ باب حَسِبَ میں وَلِيَ يَوْلِيُ سے وَلِيَ يَلِي (قریب ہونا) اور باب سَمِعَ میں وَهِيَ يَوْهَيُ سے وَهِيَ يَوْهي ہو جائے گا۔

<u>۶ : ۸</u> لفیفِ مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کے اطلاق کا ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے امر حاضر کے پہلے صیغے میں فعل کا صرف عین کلمہ باقی بچتا ہے مثلاً وَقَى، يَقِيْ سے فعلِ امر اصلاً قِيْ بنتا ہے۔ پھر جب لام کلمہ "ی" کو مجزوم کرتے ہیں تو وہ بھی گر جاتی ہے اس طرح فعلِ امر قِ (تُو بچا) استعمال ہوتا ہے۔

<u>۷ : ۸</u> اوپر آپ کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لفیفِ مقرون وہ ہوتا ہے جس میں حروفِ علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ عام طور پر کسی مادے کے عین اور لام کلمہ پر حروفِ علت یکجا ہوتے ہیں۔ فا اور عین کلمہ پر ان کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور جو چند ایک ایسے مادے ہیں بھی تو عموماً ان سے کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً قرآنِ کریم میں ایسے مادے دو لفظوں وَيْلٌ (خرابی۔ تباہی وغیرہ) اور يَوْمٌ (دن) میں آئے ہیں۔ اگرچہ عربی ڈکشنریوں میں ان دونوں مادوں سے ایک آدھ فعل بھی مذکور ہوا ہے لیکن قرآنِ کریم میں ان سے ماخوذ کوئی صیغۂ فعل کہیں وارد نہیں ہوا۔ اس لئے عربی گرامر میں جب لفیفِ مقرون کا ذکر ہوتا ہے تو اس سے مراد وہی مادہ ہوتا ہے جس میں عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں حرفِ علت ہوں۔

<u>۸ : ۸</u> لفیفِ مقرون میں عین کلمہ پر "و" اور لام کلمہ پر "ی" ہی ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا

کہ عین کلمہ پر "ی" اور لام کلمہ پر "و" ہو اور یہ مجرد کے صرف دو ابواب ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے۔ دونوں ابواب میں عین کلمہ کی "و" تبدیل نہیں ہوتی۔ جبکہ لام کلمہ کی "ی" میں قواعد کے مطابق تبدیلی آتی ہے۔ مثلاً ضَرَبَ میں غَوَيَ، يَغْوِيُ سے غَوٰى يَغْوِي (بہک جانا) اور سَمِعَ میں سَوِيَ، يَسْوَيُ سے سَوِيَ، يَسْوٰى (برابر ہونا) ہو جائے گا۔

<u>۹ : ۸</u> بعض دفعہ لفیفِ مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے یعنی عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں "و" یا دونوں "ی" ہوتے ہیں۔ مثلاً ج و و جس کا اسم اَلْجَوُّ (زمین اور آسمانوں کی درمیانی فضا) قرآنِ کریم میں استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح ح ی ی اور ع ی ی بھی قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔ ایسی صورت میں مثلین کا ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں یعنی حَيِيَ يَحْيَيُ سے حَيِيَ يَحْيٰى (زندہ ہونا / رہنا) بھی درست ہے اور حَيَّ، يَحْيٰى بھی درست ہے۔ اسی طرح عَيِيَ، يَعْيَيُ سے عَيِيَ، يَعْيٰى (تھک کر رہ جانا۔ عاجز ہونا) اور عَيَّ، يَعْيٰ دونوں درست ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

س و ی : سَوِيَ (س) سِوًى برابر ہونا، درست ہونا (تفعیل) برابر کرنا، نوک پلک درست کرنا، (افتعال) برابر ہونا، عَلٰى شَيْئٍ کسی چیز پر متمکن ہونا، غالب آنا، اِلٰى شَيْئٍ کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا قصد و ارادہ کرنا

و ف ی : وَفٰى (ض) وَفَاءً نذر یا وعدہ پورا کرنا، (افعال) وعدہ پورا کرنا، پیمانہ پورا ناپنا، (تفعیل) حق پورا دینا، (تفعّل) حق پورا لے لینا، موت دینا

ح ی ی : حَيِيَ (س) حَيَاةً زندہ رہنا، حَيَاءً مِنْهُ شرمانا، (افعال) زندہ کرنا، حَيَّ متوجہ ہو، جلدی کرو (تفعیل) درازیٔ عمر کی دعا دینا، سلام کرنا، (استفعال) شرم کرنا، باز رہنا

و ق ی : وَقٰى (ض) وِقَايَةً بچانا، (افتعال) بچنا، پرہیز کرنا، تقوَی اللہ کی ناراضگی کا خوف

ل وی : لَوٰی (ض) لَیًّا رسی بٹنا، موڑنا

ھ وی : ھَوِیَ (ض) ھُوِیًّا تیزی سے نیچے اترنا، (س) ھَوًی چاہنا، پسند کرنا اَلْھَوَاءُ فضا،

ہر چیز جو چیز نیچے سے پھٹی ہو، اَلْھَوٰی خواہش، عشق

ب خ س : بَخَسَ (ف) بَخْسًا گھٹانا

ع ی ی : عَیِیَ (س) عَیًّا کام سے تھک جانا، عاجز ہونا

مشق نمبر ۴۷ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے سامنے دیئے گئے ابواب سے اصلی اور تبدیل شدہ شکل میں صرفِ صغیر کریں :

(i)	وق ی :	ضَرَبَ	افتعال	
(ii)	وف ی :	افعال	تفعیل	تفعّل
(iii)	س وی :	تفعیل	افتعال	
(iv)	ح ی ی :	سَمِعَ	افعال	استفعال

مشق نمبر ۴۷ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) اِسْتَوٰی (۲) سَوّٰی (۳) یَسْتَوِیْ (۴) سَوَّیْتُ (۵) اَوْفُوْا

(۶) اُوْفِیْ (۷) اَوْفٰی (۸) نُوَفِّیْ (۹) تَوَفَّ (۱۰) تُوَفّٰی

(۱۱) وَفّٰی (۱۲) یَتَوَفّٰی (۱۳) یُحْیِیْ (۱۴) اَحْیٰی (۱۵) حُیِّیْتُمْ

(۱۶) تَحِیَّةٌ (۱۷) حَیُّوْا (۱۸) یَحْیٰی (۱۹) حَیٌّ (۲۰) اَحْیٰی

(۲۱) یَسْتَحْیِیْ (۲۲) نَحْیَا (۲۳) اِتَّقٰی (۲۴) مُتَّقُوْنَ (۲۵) قِ

(۲۶) وَاقٍ (۲۷) اَنْ تَتَّقُوْا (۲۸) قُوْا (۲۹) تَقِیْ (۳۰) وَقٰی

(۳۱) یَلْوُوْنَ (۳۲) اَنْ تَلْوُوْا (۳۳) تَهْوٰی (۳۴) تَهْوِیْ

مشق نمبر ۴۷ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں افعالِ لفیف کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں۔

(۱) سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ (۲) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (۳) اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (۴) اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ (۵) اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ (۶) مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (۷) وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ (۸) سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۹) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا (۱۰) وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (۱۱) كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُهُمْ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ (۱۲) قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ (۱۳) اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ (۱۴) لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ (۱۵) ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ (۱۶) مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَهُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ

(١٧) فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ (١٨) مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ
(١٩) فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ (٢٠) فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (٢١) وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (٢٢) وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ (٢٣) وَجَدَ اللّٰهَ
عِنْدَهٗ فَوَفّٰهُ حِسَابَهٗ (٢٤) قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ
(٢٥) اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ (٢٦) وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ
تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ (٢٧) مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ
وَنَحْيَا (٢٨) اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ
بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى (٢٩) وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ
اُجُوْرَكُمْ (٣٠) وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (٣١) وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ
وَاَبْكٰى وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى (٣٢) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ (٣٣) قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (٣٤) سَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى

صحیح غیر سالم اور معتل افعال میں
تغیرات کے قواعد کا خلاصہ

<u>مھموز کے لئے قواعد :</u>

۱- اگر کسی کلمے میں دو ہمزہ ایک ساتھ ہوں۔ ایک متحرک ہو اور دوسرا ساکن تو دوسرے ھمزہ کو پہلے کی حرکت کے مطابق حرفِ علت میں بدل دیں گے یعنی

ءَءْ = آ ءِءْ = اِیْ ءُءْ = اُوْ

جیسے ام ن سے : ءَاْمَنَ = آمَنَ ءِاْمَانًا = اِیْمَانًا

۲- کسی کلمے کی ابتداء میں دو مفتوح ھمزہ ہوں تو دوسرے ھمزہ کو "و" سے بدل دیں گے

جیسے : ا م ر سے ءَءَامِرُ = اَوَامِرُ

ا خ ر سے ءَءَاخِرُ = اَوَاخِرُ

۳- ساکن/مفتوح ھمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل سکتے ہیں

جیسے : ذِئْبٌ = ذِیْبٌ رَأْسٌ = رَاسٌ

كُفُؤًا = كُفُوًا هُزُؤًا = هُزُوًا

مُؤْمِنٌ = مُوْمِنٌ يُؤْمِنُ = يُوْمِنُ

۴- جو ھمزہ "و" یا "ی" ساکن کے بعد آئے اسے اسی حرفِ علت میں بدل کر ادغام کر دیں

جیسے : نَبِیْءٌ = نَبِیٌّ خَطِیْئَةٌ = خَطِیَّةٌ

۵- جو ھمزہ حرفِ صحیح ساکن کے بعد آئے اُس کی حرکت حرفِ صحیح کو دے کر اسے حذف کر دیں جیسے : مَرْءَةٌ = مَرَةٌ

نوٹ : قاعدہ نمبر ۱ اور ۲ لازمی ہیں بقیہ تین اختیاری ہیں۔

مُضَاعَف کے لئے قواعد :

۱- اگر مثلِ اوّل اور مثلِ ثانی دونوں متحرک ہوں تو مثلِ ثانی کی حرکت کے ساتھ ادغام کریں گے جیسے : مَدَدَ(ن) = مَدَّ   ظَلِلَ(س) = ظَلَّ

۲- اگر مثلِ اوّل ساکن اور مثلِ ثانی متحرک ہو تو اس صورت میں بھی ادغام کریں گے جیسے:

سِرْرٌ = سِرٌّ

۳- اگر مثلِ اوّل متحرک ہو اور اُس سے ماقبل حرف ساکن ہو تو مثلِ اوّل کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں اس کے بعد قاعدہ نمبر۲ کے مطابق ادغام کرتے ہیں جیسے :

م د د (ن) : یَمْدُدُ - یَمُدْدُ - یَمُدُّ

۴- اگر مثلِ اوّل متحرک اور مثلِ ثانی ساکنِ اصلی ہو تو ادغام نہیں کریں گے جیسے : فعلِ ماضی کا چھٹا صیغہ : مَدَدْنَ (اس میں مثلِ ثانی ساکنِ اصلی ہے)

۵- اگر مثلِ اوّل متحرک اور مثلِ ثانی ساکنِ عارضی ہو (مجزوم ہونے کی وجہ سے) تو ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں :

لَمْ یَمْدُدْ / لَمْ یَمُدُّ / لَمْ یَمُدَّ / لَمْ یَمُدِّ (مثلِ اوّل پر ضمہ ہے اس لئے ادغام کی تین جائز شکلیں ہیں) لَمْ یَفْرِرْ / لَمْ یَفِرَّ / لَمْ یَفِرِّ (مثلِ اوّل پر کسرہ ہے اس لئے ادغام کی دو جائز شکلیں ہیں)

ہم مخرج حروف کے ادغام کے لئے قواعد :

ہم مخرج حروف : ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ

ہم مخرج حروف کا ادغام ثلاثی مزید کے ان ابواب میں ہوگا جن کے ماضی اور مضارع میں ''ت'' آتی ہے یعنی باب افتعال، تفعّل، تفاعل اور استفعال جبکہ یہ حروف ''فا'' کلمے کی جگہ آئیں۔

۱- بابِ افتعال :

i- اگر فا کلمے کی جگہ د/ذ/ز ہوں تو ت انہی حروف میں بدل جائے گی جیسے :

ذ ک ر سے اِذْتَکَرَ - اِذْذَکَرَ - اِذَّکَرَ

یَذْتَکِرُ - یَذْذَکِرُ - یَذَّکِرُ

ii- اگر فا کلمے کی جگہ ص / ض / ط / ظ آجائے تو ت، ط میں بدل جاتی ہے :

ص ب ر : اِصْتَبَرَ - اِصْطَبَرَ   یَصْتَبِرُ - یَصْطَبِرُ

ض ر ر : اِضْتَرَرَ - اِضْطَرَّ   یَضْتَرِرُ - یَضْطَرُّ

۲- بابِ تفعّل و تفاعل :

ان ابواب میں اگر فا کلمے کی جگہ ہم مخرج حروف میں سے کوئی بھی آجائے تو ماضی و مضارع کی ت اس حرف میں بدل جاتی ہے جیسے :

بابِ تفعّل میں ذ ک ر سے   تَذَکَّرَ - ذَذَکَّرَ - اِذَّکَّرَ

یَتَذَکَّرُ - یَذْذَکَّرُ - یَذَّکَّرُ

بابِ تفاعل میں د ر ک سے   تَدَارَکَ - دَدَارَکَ - اِدَّارَکَ

یَتَدَارَکُ - یَدْدَارَکُ - یَدَّارَکُ

۳- بابِ استفعال :

اس باب میں اگر فا کلمے کی جگہ ہم مخرج حروف میں سے کوئی آجائے تو ماضی و مضارع کی ت حذف ہوجاتی ہے جیسے :

ط و ع سے اِسْتَطْوَعَ - اِسْتَطَوْعَ - اِسْتَطَاعَ - اِسْطَاعَ

نوٹ : بابِ افتعال کے لئے قواعد لازمی جبکہ دیگر ابواب کے لئے قواعد اختیاری ہیں۔

مثال کے لئے قواعد :

۱- ثلاثی مجرد میں باب فَتَحَ ، ضَرَبَ اور حَسِبَ کے مضارع معروف میں اور باب سَمِعَ کے اُس فعل کے مضارع معروف میں جس کے مادے میں حروفِ حلقی (ھ ع ح غ خ) آتے ہوں، مثال واوی کی "و" گر جائے گی :

وھب (ف) : يَوْهَبُ – يَهَبُ   وج د (ض) : يَوْجِدُ – يَجِدُ

ورث (ح) : يَوْرِثُ – يَرِثُ   وس ع (س): يَوْسَعُ – يَسَعُ

۲- بابِ افتعال میں مثالِ واوی کی "و" لازماً اور مثالِ یائی کی "ی" اختیاری طور پر "ت" میں بدل جاتی ہے :

وح د: اِوْتَحَدَ – اِتَّحَدَ   يَوْتَحِدُ – يَتَّحِدُ   اِوْتِحَادًا – اِتِّحَادًا

ی س ر: اِيْتَسَرَ یا اِتَّسَرَ   يَيْتَسِرُ یا يَتَّسِرُ   اِيْتِسَارًا یا اِتِّسَارًا

۳- اگر "و" ساکن سے پہلے حرف پر کسرہ آئے تو "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں

جیسے : و ج ل (س) سے فعلِ امر کا پہلا صیغہ اِوْجَلْ – اِيْجَلْ

۴- اگر "ی" ساکن سے پہلے حرف پر ضمہ آئے تو "ی" کو "و" میں بدل دیں گے جیسے : ی ق ن سے باب افعال میں فعلِ مضارع کا پہلا صیغہ يُيْقِنُ – يُوْقِنُ

۵- جن افعال کے مضارع معروف میں "و" گر جاتی ہے ان کا مصدر عِلَةٌ یا عَلَةٌ کے وزن پر بھی آسکتا ہے جیسے :

وض ع : وَضْعٌ – ضَعَةٌ   وس ع : وَسْعٌ – سَعَةٌ

وص ل : وَصْلٌ – صِلَةٌ   وھ ب : وَهْبٌ – هِبَةٌ

ور ث : وَرْثٌ – رِثَةٌ   وص ف: وَصْفٌ– صِفَةٌ

اجوف کے لئے قواعد :

۱- اگر حرفِ علت متحرک ہو اور اس سے ماقبل حرف مفتوح ہو تو حرفِ علت کو الف میں بدل دیتے ہیں جیسے : قَوَلَ سے قَالَ ، خَوِفَ سے خَافَ ، بَيَعَ سے بَاعَ

۲- اگر حرفِ علت متحرک ہو اور ماقبل ساکن ہو تو حرفِ علت کی حرکت ماقبل حرف کو منتقل کر کے حرفِ علت کو اسی حرکت کے مطابق حرفِ علت میں بدل دیں گے جیسے :

يَخْوَفُ – يَخَوْفُ – يَخَافُ

۳- اگر حرفِ علت کے بعد حرف ساکن ہو تو حرفِ علت کو حذف کر دیں گے اور ثلاثی مجرد میں فا کلمے کی حرکت :

(i) اگر قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق منتقل شدہ ہو تو برقرار رہے گی جیسے :

ق ول (ن) سے مضارع معروف کا چھٹا صیغہ يَقُوْلْنَ – يَقُوْلْنَ – يَقُلْنَ

(ii) اگر فتحہ ہو تو باب نَصَرَ اور كَرُمَ میں ضمہ اور بقیہ ابواب میں کسرہ ہو جائے گی جیسے:

ق ول (ن) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ   قَوَلْنَ – قُلْنَ

خ وف (س) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ   خَوِفْنَ – خِفْنَ

ب ی ع (ض) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ   بَيَعْنَ – بِعْنَ

۴- اسم الآلہ ، افعل الصفہ ، افعل التفضیل ، الوان وعیوب کے مذکر کے وزن اَفْعَلُ ، الوان وعیوب کے مزید فیہ کے ابواب اِسْوَدَّ يَسْوَدُّ (سیاہ ہونا) اِبْيَضَّ يَبْيَضُّ (سفید ہونا) اور اسمائے تعجب پر مندرجہ بالا قواعد کا اطلاق نہیں ہوتا۔

۵- ثلاثی مجرد میں

(i) اسم الفاعل بناتے ہوئے حرفِ علت ہمزہ میں بدل جاتا ہے جیسے :

ق ول سے :   قَاوِلٌ ____ قَائِلٌ

(ii) اجوف واوی کے اسم المفعول کا وزن مَفْعُوْلٌ سے مَفُوْلٌ بن جاتا ہے جیسے:

ق و ل سے : مَقْوُوْلٌ ___ مَقُوْلٌ

اجوف یائی کا اسم المفعول صحیح وزن یعنی مَفْعُوْلٌ پر بھی آتا ہے اور خلاف قیاس مَفِیْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

۶- حرف علت اگر مکسور ہو اور اس کے ماقبل ضمہ ہو تو ضمہ کو کسرہ میں بدل کر حرف علت کو "ی" ساکن میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے :

ق و ل سے ماضی مجہول قُوِلَ - قِیْلَ ب ی ع سے ماضی مجہول بُیِعَ - بِیْعَ

۷- فَیْعِلٌ کے وزن پر "و" بدل جاتی ہے "ی" میں جیسے :

م و ت : مَیْوِتٌ - مَیِّتٌ

۸- ثلاثی مزید میں

(i) باب تفعیل، تفعّل، مفاعلہ اور تفاعل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

(ii) باب انفعال اور افتعال کے مصدر میں "و" بدل جاتی ہے "ی" میں جیسے :

ق و د سے باب انفعال کا مصدر اِنْقِوَادًا - اِنْقِیَادًا

ج و ز سے باب افتعال کا مصدر اِجْتِوَازًا - اِجْتِیَازًا

(iii) باب افعال کے مصدر میں حسب ذیل تغیرات ہوتی ہیں:

ط و ع : اِطْوَاعًا - اِطَوَاعًا - اِطَاعًا - اِطَاعَۃً

(iv) باب استفعال کے مصدر میں حسب ذیل تغیرات ہوتی ہیں:

ع و ن : اِسْتِعْوَانًا - اِسْتِعَوَانًا - اِسْتِعَاانًا - اِسْتِعَانَۃً

(v) باب استفعال میں اِسْتِصْوَابًا اور اِسْتِحْوَاذًا میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

ناقص کے لئے قواعد :

۱- متحرک حرف علت الف میں بدل جاتا ہے اگر اُس سے قبل حرف پر فتحہ ہو جیسے :

د ع و (ن) سے ماضی معروف کا پہلا صیغہ دَعَوَ - دَعَا

س ع ی (ف) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ یَسْعَیُ - یَسْعٰی

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق ماضی معروف کے پہلے اور مضارع معروف کے پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرھویں اور چودھویں صیغوں پر ہوتا ہے۔

۲- "و" مضموم سے قبل ضمہ ہو اور یائے مضموم سے قبل کسرہ ہو تو یہ ساکن ہو جاتے ہیں جیسے:

د ع و (ن) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ یَدْعُوُ - یَدْعُوْ

ر م ی (ض) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ یَرْمِیُ - یَرْمِیْ

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق مضارع معروف کے پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرھویں اور چودھویں صیغوں پر ہوتا ہے۔

۳- اگر کسی صیغے میں دو حروف علت آ جائیں تو ناقص کا حرف علت محذوف ہو جائے گا۔ اب اگر عین کلمے پر ضمہ یا کسرہ ہو تو اس حرکت کو باقی رہنے والے حرف علت کے مطابق بدل دیں گے جیسے :

د ع و (ن) سے ماضی معروف کا تیسرا صیغہ دَعَوُوْا - دَعَوْا

ل ق ی (س) سے ماضی معروف کا تیسرا صیغہ لَقِیُوْا - لَقُوْا

س ع ی (ف) سے مضارع معروف کا تیسرا صیغہ یَسْعَیُوْنَ - یَسْعَوْنَ

ر م ی (ض) سے مضارع معروف کا تیسرا صیغہ یَرْمِیُوْنَ - یَرْمُوْنَ

نوٹ: اس قاعدہ کا اطلاق ماضی معروف کے تیسرے اور مضارع معروف کے تیسرے، نویں اور دسویں صیغوں پر ہوتا ہے۔

۴- حرفِ علت حذف ہو جائے گا اگر اس کے بعد والا حرف ساکن ہو اور اُس سے ماقبل حرف پر فتحہ ہو جیسے :

دع و(ن) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ دَعَوْتُ - دَعْتُ

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق باب فَتَحَ، نَصَرَ اور ضَرَبَ کے ماضی معروف کے چوتھے صیغہ پر ہوتا ہے۔ البتہ پانچواں صیغہ چوتھے صیغے کے مطابق بنے گا جیسے :

دع و(ن) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ دَعْتُ اور پانچواں صیغہ دَعَتَا

ل ق ی(س) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ لَقِيَتْ اور پانچواں صیغہ لَقِيَتَا

۵- ناقصِ واوی میں "و" بدل جائے گی "ی" میں اگر اُس سے ماقبل حرف پر کسرہ ہو جیسے :

دع و سے ماضی مجہول کا پہلا صیغہ دُعِوَ - دُعِيَ

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق ماضی مجہول کے علاوہ باب سَمِعَ اور حَسِبَ کے ماضی معروف پر بھی ہوگا۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں بھی اسی قاعدہ کا اطلاق ہوا ہے :

ث و ب :	ثِوَابٌ (جمع)	......	ثِيَابٌ	
ق و م :	قِوَامٌ (مصدر)	......	قِيَامٌ	
ص و م :	صِوَامٌ (مصدر)	......	صِيَامٌ	

٦- ناقصِ واوی کی "و" بدل جائے گی "ی" میں اگر یہ کسی لفظ میں چوتھے نمبر یا اُس کے بعد واقع ہو اور اس سے ماقبل حرف پر ضمہ نہ ہو جیسے :

دع و سے مضارع مجہول کا پہلا صیغہ يُدْعَوُ - يُدْعَيُ - يُدْعٰى

غ ش و(س) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَغْشَوُ - يَغْشَيُ - يَغْشٰى

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق مضارع مجہول کے علاوہ باب فَتَحَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور حَسِبَ کے مضارع معروف پر بھی ہوگا۔

۷- جب ساکن حرفِ علت کو مجزوم کریں گے تو وہ حذف ہو جائے گا جیسے :

دع و سے مضارع معروف کا ساتواں صیغہ تَدْعُوْ - تَدْعُ - اُدْعُ (فعلِ امر)

۸- حرفِ علت گر جاتا ہے اگر اس پر تنوینِ ضمہ ہو اور اس سے ماقبل حرف متحرک ہو۔ اگر ماقبل حرف پر فتحہ ہو تو اسے تنوینِ فتحہ کر دیتے ہیں ورنہ تنوینِ کسرہ جیسے :

دع و سے اسم الفاعل دَاعِوٌ - دَاعِيٌ - دَاعٍ

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے اسم الفاعل پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس قاعدہ کا اطلاق ناقص کے اسم الظرف پر بھی ہوتا ہے جیسے دَعَا (دَعَوَ) کا اسم الظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر اصلاً مَدْعَوٌ بنتا ہے۔ یہ بھی پہلے مَدْعَيٌ ہوگا، پھر اس کا لام کلمہ گرے گا۔ ماقبل چونکہ فتحہ ہے اس لئے اس پر تنوینِ فتحہ آئے گی تو یہ مَدْعًى استعمال ہوگا۔

۹- حرفِ علت سے ماقبل اگر الف زائد ہو تو حرفِ علت کو ھمزہ میں بدل دیتے ہیں جیسے :

دع و سے مصدر دُعَاوٌ - دُعَاءٌ

۱۰- ناقصِ یائی کا اسم المفعول خلافِ قیاس استعمال ہوتا ہے۔ اس کا وزن مَفْعِيٌّ ہوتا ہے جیسے :

هَدٰى، يَهْدِىْ سے مَهْدِيٌّ   رَضِيَ، يَرْضٰى سے مَرْضِيٌّ

قَضٰى، يَقْضِىْ سے مَقْضِيٌّ

لفیف کے لئے قواعد :

۱- لفیفِ مفروق پر مثال اور ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

۲- لفیفِ مقرون پر ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے (اجوف کے قواعد کا اطلاق نہیں ہوتا)۔

۳- لفیفِ مقرون کا اسم الفاعل فَعِيْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے :

ق و ی سے قَوِيٌّ   ح ی ی سے حَيٌّ

اسماءُ العدد (حصہ اوّل)

۷۹ : ۱ اسماء العدد، اشیاء کی تعداد یا تناسب یا ترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیاء کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو "عددِ اصلی" تناسب ظاہر کرنے والے عدد کو "عددِ کسری" اور ترتیب ظاہر کرنے والے عدد کو "عددِ ترتیبی" یا "عددِ وصفی" کہتے ہیں۔ مثلاً چار کتابیں میں چار عددِ اصلی ہے۔ چوتھائی حصہ میں چوتھائی عددِ کسری ہے۔ تیسری سورۃ میں تیسری عددِ ترتیبی ہے۔ اب ہم علیحدہ علیحدہ عدد کی ان اقسام کی تفصیل سمجھیں گے۔

۷۹ : ۲ عددِ اصلی کو عربی زبان میں حسبِ ذیل چار گروپس میں تقسیم کیا جاتا ہے :

مفرد : ایک سے لے کر دس تک ، ایک سو اور ایک ہزار۔

یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں لہٰذا مفرد کہلاتے ہیں ۔

مرکب : گیارہ سے لے کر انیس تک۔

یہ اعداد دو الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں لہٰذا مرکب کہلاتے ہیں۔

عقود : دہائیاں یعنی بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے

معطوف : عقود کے علاوہ اکیس سے لے کر ننانوے تک کے اعداد

یہ اعداد مفرد اور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔

۷۹ : ۳ اب ہم عربی زبان میں مذکورہ بالا اعداد بنانے کے قواعد سیکھیں گے۔ عربی زبان میں اعداد بنانے کا قاعدہ انگریزی زبان کی طرح ہے لیکن عربی زبان میں اعداد کے لئے مذکر و مؤنث کے صیغے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

۷۹ : ۴ عربی زبان میں مفرد اعداد کی گنتی حسبِ ذیل ہے :

عدد	مذکر کے لئے	مونث کے لئے
۱	وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ
۲	اِثْنَانِ / اِثْنَيْنِ	اِثْنَتَانِ / اِثْنَتَيْنِ
۳	ثَلاثَةٌ	ثَلاثٌ
۴	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ
۱۰	عَشَرَةٌ / عَشْرَةٌ	عَشْرٌ / عَشَرٌ

مفرد اعداد کے حوالے سے نوٹ کریں کہ :

i - ایک اور دو کے لئے مونث اعداد قاعدہ کے مطابق آتے ہیں لیکن تین سے دس تک قاعدہ کے برعکس مذکر اعداد کے ساتھ "ۃ" آتی ہے اور مونث اعداد کے ساتھ "ۃ" نہیں آتی۔

ii - اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ میں ہمزہ دراصل ہمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

iii - آٹھ کے لئے مونث عدد ثَمَانِيٌ آتا ہے جو ناقص کے قاعدہ کے تحت ثَمَانٍ بولا جاتا ہے۔

iv - مفرد اعداد کی ادائیگی وقف کے ساتھ کی جاتی ہے یعنی انھیں بولتے وقت وقف کیا جاتا ہے۔

۷۹ : ۵ آیئے اب عربی زبان میں مرکب اعداد کی گنتی دیکھتے ہیں :

عدد	مذکر	مونث
۱۱	أَحَدَ عَشَرَ	إِحْدٰى عَشْرَةَ
۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ
۱۳	ثَلَاثَةَ عَشَرَ	ثَلَاثَ عَشْرَةَ
۱۴	أَرْبَعَةَ عَشَرَ	أَرْبَعَ عَشْرَةَ
۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ
۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ

مرکب اعداد میں وَاحِدٌ کی جگہ اَحَدَ اور وَاحِدَةٌ کی جگہ اِحْدٰی استعمال ہوتا ہے۔

۷:۹:۶ عربی زبان میں عقود اعداد کی گنتی مذکر ومونث کے لئے یکساں ہوتی ہے اور وہ حسبِ ذیل ہے :

عدد	
۲۰	عِشْرُوْنَ / عِشْرِيْنَ
۳۰	ثَلٰثُوْنَ / ثَلٰثِيْنَ
۴۰	اَرْبَعُوْنَ / اَرْبَعِيْنَ
۵۰	خَمْسُوْنَ / خَمْسِيْنَ
۶۰	سِتُّوْنَ / سِتِّيْنَ
۷۰	سَبْعُوْنَ / سَبْعِيْنَ
۸۰	ثَمَانُوْنَ / ثَمَانِيْنَ
۹۰	تِسْعُوْنَ / تِسْعِيْنَ

۷:۹:۷ معطوف اعداد کی گنتی حسبِ ذیل ہے :

عدد	مذکر	مونث
۲۱	اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ
۲۲	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ
۲۳	ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ
۲۴	اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ
۲۵	خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ
۲۶	سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ	سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ
۲۷	سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ
۲۸	ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ
۲۹	تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

نوٹ کریں کہ

i - ۲۸ کے ہندسے کی عربی میں ثَمَانِيَةَ اور ثَمَانٍ استعمال ہوا ہے جو بقیہ اعداد سے مختلف ہے۔

ii - عقود کے علاوہ ننانوے تک گنتی اسی طرح ہوتی ہے۔

۷:۹:۸ اب ہم دوبارہ مفرد اعداد کی طرف آتے ہیں۔ مفرد اعداد میں ایک سے دس تک کے اعداد کے علاوہ ایک سو اور ایک ہزار بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان کی اور ان کے تثنیہ وجمع

کی عربی مذکر و مونث کے لئے یکساں اور حسب ذیل ہے :

عدد	مذکر و مونث
۱۰۰	مِئَةٌ / مِائَةٌ
۱۰۰۰	اَلْفٌ
۲۰۰	مِئَتَانِ / مِائَتَانِ
۲۰۰۰	اَلْفَانِ / اَلْفَيْنِ
۳۰۰	ثَلاثُ مِئَةٍ
۳۰۰۰	ثَلاثَةُ آلافٍ
۴۰۰	اَرْبَعُ مِئَةٍ
۴۰۰۰	اَرْبَعَةُ آلافٍ
۱۱۰۰۰	اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا
۱۲۰۰۰	اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ تین سو کے لئے عربی میں ثَلاثُ استعمال ہوا ہے لیکن تین ہزار کے لئے عربی میں ثَلاثَةُ آیا ہے۔ اسی طرح تین سو کے لئے عربی میں مِئَةٍ حالت جر میں اور واحد استعمال ہوا ہے جبکہ تین ہزار کے لئے عربی میں اَلْفٍ پر اعراب تو جر ہی کا ہے لیکن اس کی جمع آلافٍ استعمال ہوئی ہے۔ مِئَةٌ کی جمع اکثر و بیشتر مِئَاتٌ یعنی جمع سالم و مونث استعمال ہوتی ہے جبکہ اَلْفٌ کی جمع آلافٌ (کئی ہزار) یا اُلُوْفٌ بھی استعمال ہوتی ہے۔

ایک لاکھ کے لئے عربی مِئَةُ اَلْفٍ (ایک سو ہزار) دس لاکھ کے لئے عربی اَلْفُ اَلْفٍ (ایک ہزار – ہزار) یا مِلْيُوْنٌ اور ایک کروڑ کے لئے عربی عَشَرَةُ آلافِ اَلْفٍ (دس ہزار – ہزار) یا عَشَرَةُ مَلايِيْنَ یا كَرُوْرٌ ہوتی ہے۔

۷ : ۹ تین سے نو تک کے غیر معین اعداد کے لئے لفظ بِضْعٌ (مونث کے لئے) اور بِضْعَةٌ (مذکر کے لئے) استعمال ہوتا ہے۔ دس سے اوپر کے غیر معین اعداد کے لئے نَيِّفٌ (مذکر مونث دونوں کے لئے) استعمال ہوتا ہے اور یہ کسی دھائی، سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہ کہیں استعمال نہیں ہوا۔

۷ : ۱۰ اب تک ہم نے تمام اعداد اصلی کی عربی گنتی سیکھ لی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرکب اعداد کے علاوہ اعداد کی تمام اقسام معرب ہیں۔ مرکب اعداد میں سے بارہ کے لئے اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہیں اور باقی تمام اعداد مبنی ہیں۔

۷ : ۱۱ اب آیئے چند ہندسوں کی عربی ہم مثالوں کے ذریعہ سمجھتے ہیں :

۵۵۰۰	خَمْسَةُ آلافٍ وَّخَمْسُ مِئَةٍ
۶۱۵۰	سِتَّةُ آلافٍ وَّسِتُّ مِئَةٍ وَّخَمْسُوْنَ
۳۰۲	ثَلاثُ مِئَةٍ وَّ اِثْنَانِ (مذکر کے لئے)
	ثَلاثُ مِئَةٍ وَّ اِثْنَتَانِ (مونث کے لئے)
۱۲۱۷	اَلْفٌ وَّمِئَتَانِ وَسَبْعَةَ عَشَرَ (مذکر کے لئے)
	اَلْفٌ وَّمِئَتَانِ وَسَبْعَ عَشْرَةَ (مونث کے لئے)
۴۰۳۶	اَرْبَعَةُ آلافٍ وَّ سِتَّةٌ وَّ ثَلاثُوْنَ (مذکر کے لئے)
	اَرْبَعَةُ آلافٍ وَّ سِتٌّ وَّ ثَلاثُوْنَ (مونث کے لئے)

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ پہلے ہزار کی، پھر سیکڑوں کی، پھر اکائی کی اور پھر دہائی کی عربی کی جاتی ہے۔ اکثر و بیشتر یہی ترتیب گنتی کرتے ہوئے اختیار کی جاتی ہے۔ البتہ اس کے برعکس ترتیب بھی جائز ہے یعنی ۴۰۳۶ کی عربی مذکر کے لئے سِتَّةٌ وَّثَلاثُوْنَ وَاَرْبَعَةُ آلافٍ بھی کی جا سکتی ہے۔

مشق نمبر ۷۵ (الف)

مذکر و مونث اعداد کے لئے اکیاسی سے ننانوے تک کی گنتی تحریر کریں۔

مشق نمبر ۷۵ (ب)

مندرجہ ذیل اعداد کی مذکر و مونث کے لئے عربی بنائیں :

(i) 7310 (ii) 1405 (iii) 2180

(iv) 615 (v) 943 (vi) 8765

مشق نمبر ۷۵ (ج)

مندرجہ ذیل اعداد اردو میں تحریر کریں اور ان کی تذکیر و تانیث کی نشاندہی کریں :

(i) ثَمَانِيَةُ آلَافٍ وَّمِئَةٌ

(ii) تِسْعُ مِئَةٍ وَّعَشَرَةٌ

(iii) تِسْعَةُ آلَافٍ وَّتِسْعُ مِئَةٍ وَّتِسْعُوْنَ

(iv) أَلْفَانِ وَمِئَتَانِ وَاثْنَا عَشَرَ

(v) خَمْسُ مِئَةٍ وَّ أَرْبَعٌ

(vi) ثَلٰثَةُ آلَافٍ وَّ سِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ

اسماء العدد (حصہ دوم)

ا : ۸۰ پچھلے سبق میں ہم نے پڑھا کہ اشیاء کے تناسب کو ظاہر کرنے والے عدد "عددِ کسری" یا "کسور" کہلاتے ہیں۔ کسور کی عربی آدھے (1/2) کے لئے نِصْفٌ ہوتی ہے اور باقی کے لئے فُعْلٌ یا فُعُلٌ کے وزن پر عددِ اصلی سے بنائی جاتی ہے جیسے :

عدد	عربی	
1/3	ثُلْثٌ یا ثُلُثٌ	تیسرا حصہ
1/4	رُبْعٌ یا رُبُعٌ	چوتھا حصہ
1/5	خُمْسٌ یا خُمُسٌ	پانچواں حصہ
1/6	سُدْسٌ یا سُدُسٌ	چھٹا حصہ
1/7	سُبْعٌ یا سُبُعٌ	ساتواں حصہ
1/8	ثُمْنٌ یا ثُمُنٌ	آٹھواں حصہ
1/9	تُسْعٌ یا تُسُعٌ	نواں حصہ
1/10	عُشْرٌ یا عُشُرٌ	دسواں حصہ

مندرجہ بالا تمام کسور کی جمع أَفْعَالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے ثُلُثٌ کی جمع أَثْلَاثٌ، رُبُعٌ کی جمع أَرْبَـــاعٌ وغیرہ۔ اعدادِ کسری میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا اور یہ مذکر و مونث کے لئے یکساں ہوتے ہیں۔

۲ : ۸۰ مذکورہ بالا کسور کے علاوہ عُشُرٌ یا اس سے کم کے کسور کو ایک خاص طریقہ سے بنایا جاتا ہے جس کو مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے :

3/4 ثَلٰثَةُ أَرْبَاعٍ

6/7	سِتَّةُ اَسْبَاعٍ
4/9	اَرْبَعَةُ اَتْسَاعٍ
7/10	سَبْعَةُ اَعْشَارٍ

2/3 کی عربی ثُلُثَانِ استعمال ہوتی ہے۔ عُشْرٌ سے اوپر کے کسور کے مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائے جاسکتے ہیں :

4/11	اَرْبَعَةٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ
11/20	اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ یا اَحَدَ عَشَرَ عَلٰى عِشْرِيْنَ وغیرہ

<u>۳ : ۸۰</u> دو دو ' تین تین وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن استعمال ہوتا ہے جیسے :

دو دو	مَثْنىٰ ۔ مَثْنىٰ
تین تین	ثُلاثُ
چار چار	رُبَاعُ وغیرہ

ایک ایک کے لئے اکثر و بیشتر لفظ فُرَادٰى یا فُرَادٰى استعمال ہوتا ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

ت ر ک : تَرَكَ (ن) تَرْكًا و تِرْكَانًا چھوڑنا

ج ی ء : جَاءَ (ض) مَجِيْئًا آنا

خ ل ق : خَلَقَ (ن) خَلْقًا و خَلْقَةً پیدا کرنا

مَرَّةٌ : ایک بار

ن ک ح : نَكَحَ (ف۔ض) نِكَاحًا وَ نَكْحًا شادی کرنا

ط ی ب : طَابَ (ض) طِيْبًا / طَابًا اچھا ہونا / اچھا لگنا

مشق نمبر ۷۶

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا عددِ کسری کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجمہ کریں :

(۱) فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ

(۲) فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ

(۳) فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ

(۴) وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

(۵) لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

(۶) فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

(۷) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

(۸) قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا

اسماء العدد (حصہ سوم)

۸۱ : ۱ پیراگراف ۱ : ۷۹ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اشیاء کی ترتیب یا مرتبہ کو ظاہر کرنے والے عدد کو "عددِ ترتیبی" یا "عددِ وصفی" کہتے ہیں۔ دو سے دس تک عددِ ترتیبی اَلْفَاعِلُ کے وزن پر آتا ہے اور اس کی مونث اَلْفَاعِلَۃُ آتی ہے۔ البتہ "ایک" کے لئے عددِ ترتیبی اور اس کی مونث مذکورہ بالا قاعدہ سے مختلف ہے۔ آیئے عددِ ترتیبی کی عربی سمجھتے ہیں :

عدد	مذکر	مونث
پہلا	اَلْاَوَّلُ	اَلْاُوْلٰی
دوسرا	اَلثَّانِیْ	اَلثَّانِیَۃُ
تیسرا	اَلثَّالِثُ	اَلثَّالِثَۃُ
چوتھا	اَلرَّابِعُ	اَلرَّابِعَۃُ
پانچواں	اَلْخَامِسُ	اَلْخَامِسَۃُ
چھٹا	اَلسَّادِسُ	اَلسَّادِسَۃُ
ساتواں	اَلسَّابِعُ	اَلسَّابِعَۃُ
آٹھواں	اَلثَّامِنُ	اَلثَّامِنَۃُ
نواں	اَلتَّاسِعُ	اَلتَّاسِعَۃُ
دسواں	اَلْعَاشِرُ	اَلْعَاشِرَۃُ

۸۱ : ۲ گیارہ سے انیس تک عددِ ترتیبی اس طرح استعمال ہوتے ہیں :

عدد	مذکر	مونث
گیارھواں	اَلْحَادِیْ عَشَرَ	اَلْحَادِیَۃَ عَشْرَۃَ
بارھواں	اَلثَّانِیَ عَشَرَ	اَلثَّانِیَۃَ عَشْرَۃَ
انیسواں	اَلتَّاسِعَ عَشَرَ	اَلتَّاسِعَۃَ عَشْرَۃَ

۸۱ : ۳ تمام عقود ، مِـــئَۃٌ (ایک سو) اور اَلْفٌ (ایک ہزار) اپنی اصلی صورت میں عددِ ترتیبی کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں لیکن عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگا دیا جاتا ہے جیسے:

اَلْعِشْرُوْنَ	بیسواں
اَلْحَادِیْ وَ الْعِشْرُوْنَ	اکیسواں (مذکر کے لئے)
اَلْحَادِیَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ	اکتالیسواں (مونث کے لئے)

مشق نمبر ۷۷

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا اعداد ترتیبی کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجمہ کریں :

(۱) سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُھُمْ کَلْبُھُمْ (۲) وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَۃٌ سَادِسُھُمْ کَلْبُھُمْ (۳) وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَۃٌ وَّ ثَامِنُھُمْ کَلْبُھُمْ (۴) مَایَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ (۵) اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی (۶) لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ (۷) اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْا ھُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

مرکب عددی

۸۲ : ۱ مرکب عددی، اسم العدد اور معدود کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔ معدود سے مراد وہ اسم ہے جس کی تعداد، ترتیب یا وصف بیان کیا جا رہا ہو۔ مثلاً ''چار کتابیں'' میں ''چار'' اسم العدد اور ''کتابیں'' معدود ہے۔ مختلف اسماء العدد کے لئے مرکب عددی بنانے کے قواعد بھی مختلف ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان قواعد کو سمجھیں مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کر لیں :

۱ - مرکب عددی میں اکثر و بیشتر عدد پہلے اور معدود بعد میں آتا ہے سوائے ایک اور دو کے اعداد کے لئے۔

۲ - مذکر اور مونث کے اعتبار سے عدد اور معدود میں مطابقت ہوتی ہے یعنی اگر معدود مذکر ہے تو اسم العدد بھی مذکر ہوگا اور معدود مونث ہے تو اسم العدد بھی مونث ہوگا۔ البتہ عقود، ایک سو، ایک ہزار اور ان کے تثنیہ و جمع، مذکر و مونث معدود کے لئے یکساں استعمال ہوتے ہیں۔

۳ - معدود اکثر و بیشتر بصورتِ نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

آیئے اب ہم مرکبِ عددی بنانے کے قواعد کو ترتیب سے سمجھتے ہیں۔

۸۲ : ۲ ایک اور دو کے اعداد کے لئے قاعدہ :

ایک اور دو کے اعداد کے لئے معدود پہلے آتا ہے اور مرکب توصیفی کی طرح ہر اعتبار سے معدود اور عدد میں مطابقت ہوتی ہے جیسے :

ایک قلم	قَلَمٌ وَّاحِدٌ (مذکر کے لئے)
ایک بات	كَلِمَةٌ وَّاحِدَةٌ (مونث کے لئے)
دو کتابیں	كِتَابَانِ اِثْنَانِ (مذکر کے لئے)
دو استانیاں	مُعَلِّمَتَانِ اِثْنَتَانِ (مونث کے لئے)

۸۲ : ۳ تین تا دس کے اعداد کے لئے قواعد :

تین سے لے کر دس تک کے اعداد کے لئے مرکب عددی مرکب اضافی کی طرح بنتا ہے۔ اسم العدد مضاف کی طرح خفیف اور معدود جمع اور مضاف الیہ کی طرح حالتِ جر میں آتا ہے جیسے :

چار قلم	اَرْبَعَةُ اَقْلَامٍ (مذکر کے لئے)
پانچ اونٹنیاں	خَمْسُ نَاقَاتٍ (مونث کے لئے)

۸۲ : ۴ گیارہ تا ننانوے کے اعداد کے لئے قواعد :

گیارہ تا ننانوے کے اعداد کے لئے مرکب عددی میں معدود واحد اور منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

گیارہ ستارے	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (مذکر کے لئے)
چھیالیس مساجد	سِتَّةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ مَسْجِدًا (مذکر کے لئے)
تراسی باغات	ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ حَدِيْقَةً (مونث کے لئے)
پچاس راتیں	خَمْسُوْنَ لَيْلَةً

۸۲ : ۵ ایک سو، ایک ہزار اور ان کے تثنیہ و جمع کے اعداد کے لئے قواعد :

ایک سو، ایک ہزار اور ان کے تثنیہ و جمع کے اعداد کے لئے مرکب عددی، مرکب اضافی کی طرح بنتا ہے۔ اسم العدد مضاف کی طرح خفیف اور معدود واحد اور مضاف الیہ کی طرح حالتِ جر میں آتا ہے جیسے :

ایک سو لڑکے	مِئَةُ وَلَدٍ
ایک ہزار لڑکیاں	اَلْفُ بِنْتٍ
دو سو بستیاں	مِئَتَا قَرْيَةٍ
دو ہزار کرسیاں	اَلْفَا كُرْسِيٍّ

تین سو اونٹ	ثَلَاثُ مِئَةِ جَمَلٍ
چار ہزار فرشتے	اَرْبَعَةُ اٰلَافِ مَلَکٍ

سورہ کہف آیت ۲۵ ﴿وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلَاثَ مِئَۃٍ سِنِیْنَ﴾ میں مِئَۃٍ مضاف کی طرح نہیں آیا اور معدود جمع کی صورت میں آیا ہے جو کہ اس قاعدے سے ایک استثناء ہے۔

۸۲ : ۶ جیسا کہ اس سے پہلے بتایا گیا کہ معدود بصورت نکرہ استعمال ہوتا ہے۔ البتہ اسے معرف باللام بھی لایا جا سکتا ہے لیکن اس صورت میں اس کا جمع یا اسم جمع ہونا ضروری ہے اور اس سے قبل مِنْ استعمال کیا جاتا ہے جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا کو عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۸۲ : ۷ ایک اور دو کے اعداد کے علاوہ باقی تمام اعداد کے لئے معدود اسم العدد کے بعد آتا ہے۔ البتہ بعض اوقات معدود کو پہلے بھی لایا جا سکتا ہے جس سے مبالغہ کا اسلوب پیدا ہو جاتا ہے جیسے اَلسَّمٰوٰتُ السَّبْعُ کے معنی ہوں گے ساتوں آسمان۔

۸۲ : ۸ تین سے نو تک کے غیر معین اعداد کے لئے مرکب عددی اسی طرح بنتا ہے جیسے تین سے لے کر دس تک کے اعداد کے لئے جیسے بِضْعَةُ اَطْفَالٍ وَبِضْعُ طِفْلَاتٍ (کچھ بچے اور کچھ بچیاں)۔

۸۲ : ۹ کئی اسماء العدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا مثلاً اَلْفٌ وَتِسْعُ مِئَۃٍ وَسِتٌّ وَثَلَاثُوْنَ سَنَةً (ایک ہزار نو سو چھتیس برس) میں سَنَةً پر ثَلَاثُوْنَ کا اثر ہے لہٰذا یہ واحد اور منصوب ہے۔ اسی مرکب عددی کی عربی سِتٌّ وَثَلَاثُوْنَ وَتِسْعُ مِئَۃٍ وَاَلْفُ سَنَةٍ بھی استعمال ہو سکتی ہے جس میں سَنَةٍ، اَلْفُ کی وجہ سے مجرور ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

ر ب ص : رَبَصَ (ن) رَبْصًا انتظار کرنا، تاک میں رہنا (تفعل) انتظار کرنا

ص و ر : صَارَ (ن) صَوْرًا آواز دینا، جھکا دینا، مانوس کرنا

س ی ح : سَاحَ (ض) سَیْحًا – سِیَاحَةً شہروں میں پھرنا

ر ء ی : رَاٰی (ف) رَاْیًا رُؤْیَةً دیکھنا

س خ ر : سَخِرَ (س) سَخَرًا – سُخْرًا کسی کا مذاق اڑانا (تفعیل) مغلوب کرنا

ا ج ر : اَجَرَ (ن) اَجْرًا، اِجَارَةً بدلہ دینا، مزدوری دینا، نوکری کرنا

ف ص ل : فَصَلَ (ض) فَصْلًا جدا کرنا (تفاعل) دودھ چھڑانا

ت م م : تَمَّ (ض) تَمًّا، تَمَامًا پورا ہونا (افعال) پورا کرنا

ذ ر ع : ذَرَعَ (ف) ذَرْعًا کہنی سے بیچ کی انگلی تک کے حصہ (ذِرَاع) سے ناپنا، اَلذَّرْعُ ہاتھ کا پھیلاؤ

س ل ک : سَلَکَ (ن) سَلْکًا – سُلُوْکًا داخل ہونا یا کسی شے میں کسی شے کو داخل کرنا

ن ب ت : نَبَتَ (ن) نَبْتًا – نَبَاتًا اگنا، سبزہ زار ہونا (افعال) اگانا

ج ل د : جَلَدَ (ض) جَلْدًا کوڑے مارنا جَلْدَةٌ کوڑا

ل ب ث : لَبِثَ (س) لَبْثًا – لُبْثًا ٹھہرنا، قیام کرنا

ع ر ج : عَرَجَ (ض، ن) عُرُوْجًا – مَعْرَجًا چڑھنا

نَعْجَةٌ : دنبی یا بھیڑ

مشق نمبر ۷۸

مندرجہ ذیل عبارات قرآنی کا ترجمہ کریں :

(۱) اِنَّ اِلٰھَکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (۲) فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ (۳) یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا (۴) فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ (۵) فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ

اَشْهُرٍ (٦) فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (٧) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (٨) ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
(٩) اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ (١٠) وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ
(١١) لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ (١٢) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ (١٣)
وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ (١٤) اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ
(١٥) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ (١٦) اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
(١٧) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (١٨) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا (١٩) وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (٢٠) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ
لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (٢١) حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً (٢٢) فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا (٢٣) اِنْ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (٢٤) فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا
سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ (٢٥) اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ
نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ (٢٦) كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ
(٢٧) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (٢٨) فَلَبِثَ
فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا (٢٩) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ
(٣٠) اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ (٣١) تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ
خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ

سبق الاسباق

۸۳ : ۱ اللہ تعالیٰ کی توفیق وتائید سے آپ نے آسان عربی گرامر کے چاروں حصے مکمل کر لئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے اس کا حقیقی ادراک اس دنیا میں تو ممکن نہیں ہے۔ یہ حقیقت تو ان شاء اللہ میدانِ حشر میں عیاں ہوگی، ان پر بھی جنہیں یہ نعمت حاصل تھی اور ان پر بھی جو اس سے محروم رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس فضل وکرم پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن یہ شکر قَولاً بھی ہونا چاہئے اور عملاً بھی۔ آپ پر اب واجب ہے کہ اس نعمت کی حفاظت کریں، اسے ضائع نہ ہونے دیں اور اس کا حق ادا کرتے رہیں۔ اس کے طریقۂ کار پر بات کرنے سے پہلے کچھ باتیں ذہن میں واضح ہونا ضروری ہیں۔

۸۳ : ۲ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو بزرگ تصور کرنا علم کی بہت بڑی آفت ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زبان کے علم سے نوازا جسے اس نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا۔ یہ بہت عظیم نعمت ہے۔ لیکن اس بنیاد پر آپ ان لوگوں کو کمتر نہ سمجھیں جن کو عربی نہیں آتی۔ یہ کفرانِ نعمت ہوگا۔ کیا پتہ ان لوگوں کو اللہ نے کسی دوسری نعمت سے نوازا ہو جس کا آپ کو ادراک نہیں ہے۔ کیا پتہ کل اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو اس علم کی دولت سے نواز دے اور وہ آپ سے آگے نکل جائے۔ اس لئے علم کی آفت سے خود کو بچانے کی کوشش کریں اور تکبر میں مبتلا نہ ہوں۔

۸۳ : ۳ آج کل کے سائنسدان اعتراف کرتے ہیں کہ اس کائنات کے اسرار ورموز کا وہ جتنا علم حاصل کرتے ہیں اتنا ہی ان کی لاعلمی کا دائرہ مزید وسعت اختیار کر جاتا ہے۔ کچھ یہی معاملہ عربی کے ساتھ بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عربی دنیا کی سب سے زیادہ سائنٹفک زبان ہے۔ اس زبان کا تقریباً ہر گوشہ کسی قاعدے اور ضابطہ کا پابند ہے۔ انتہا یہ ہے کہ اس

میں استثناء بھی زیادہ تر کسی قاعدے کے تحت ہوتے ہیں۔ عربی میں خلاف قاعدہ الفاظ کا استعمال دوسری زبانوں کے مقابلے میں نہ ہونے جیسا ہے۔ اس حوالہ سے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اس علم کے سمندر سے ابھی آپ نے تھوڑا سا علم حاصل کیا ہے۔ جتنا آپ نے سیکھا ہے اس سے زیادہ ابھی سیکھنا باقی ہے۔

۸۳ : ۴ عربی میں استعمال ہونے والے تمام الفاظ قرآنِ مجید میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ چنانچہ قرآن فہمی کے لئے مکمل عربی گرامر کا علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف اس کے متعلقہ جزو کو سیکھ لینا کافی ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے اب یہ بھی سمجھ لیں کہ اس کتاب کے چار حصوں میں عربی گرامر کے متعلقہ جزو کا مکمل احاطہ نہیں کیا گیا ہے اور ایسا قصداً کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماشاء اللہ اب آپ اس مقام پر آگئے ہیں جہاں مزید قواعد کو سمجھنے کے لئے آپ کو با قاعدہ اسباق اور مشقوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب اگر کوئی قاعدہ آپ کو بتایا جائے تو آپ آسانی سے اسے سمجھ کر ذہن نشین کرسکتے ہیں۔ ایسا اگر قرآنِ مجید کی آیات کے حوالے سے ہو تو مزید آسانی ہوگی۔

۸۳ : ۵ اب تک آپ نے جو کچھ سیکھا ہے اس کا حق ادا کرنے کے لئے اور مزید سیکھنے کے لئے پہلا لازمی قدم یہ ہے کہ آپ اپنے تلاوتِ قرآن کے اوقات میں اضافہ کریں۔ موشل کالز اور ٹی وی کے اوقات میں کمی کرکے یہ اضافہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ پھر تلاوت کے اوقات کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ اس کا کچھ حصہ معمول کی تلاوت کے لئے رکھیں اور باقی حصہ قرآنِ مجید کے مطالعہ کے لئے وقف کریں۔ اس کے لئے آپ کو ڈکشنری (لغت) کی ضرورت ہوگی۔ میرا مشورہ ہے کہ ابتدائی مرحلہ میں "مصباح اللغات" استعمال کریں۔ جو لوگ دو ڈکشنریاں حاصل کرسکتے ہیں وہ ساتھ میں "مفردات القرآن" بھی استعمال کرلیں تو بہتر ہوگا۔

۸۳ : ۶ قرآنِ مجید کا مطالعہ کرتے وقت سب سے پہلے الفاظ کی بناوٹ پر غور کرکے تعین

کریں کہ اس کا مادہ، باب اور صیغہ کیا ہے، نیز یہ اسم یا فعل کی کون سی قسم ہے۔ پھر الفاظ کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ کا فیصلہ کریں۔ کسی لفظ کے اگر معنی معلوم نہیں تو اب ڈکشنری دیکھیں۔ اس کے بعد جملہ کی بناوٹ پر غور کرکے مبتدا، خبر یا فعل، فاعل، مفعول اور متعلقات کا تعین کریں۔ پھر آیت کا ترجمہ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہ سمجھ آئے تو کوئی ترجمہ والا قرآن دیکھیں۔ اس مقصد کے لئے شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کا ترجمہ زیادہ مددگار ہوگا۔ اس طرز پر آپ صرف ایک پارہ کا مطالعہ کرلیں تو ان شاء اللہ آپ کو یہ صلاحیت حاصل ہوجائے گی کہ قرآنِ مجید سن کر یا پڑھ کر آپ اس کا مطلب سمجھ جائیں گے۔ اگر کہیں رکاوٹ ہوگی تو زیادہ تر کسی لفظ کا معنی نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ہوگی۔

۸۳ : ۷ اب آخری بات یہ سمجھ لیں کہ ہمارے بزرگوں نے قرآنِ مجید کے جو ترجمے کئے ہیں وہ عوام الناس کے لئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ فرض کرکے ترجمہ کیا ہے کہ ان کے قاری کو عربی گرامر نہیں آتی۔ اس لئے باریکیوں کو نظر انداز کرکے انہوں نے مفہوم سمجھانے پر اپنی توجہ کو مرکوز کیا ہے۔ اب تھوڑی سی عربی پڑھنے کے بعد آپ پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کے ترجموں پر تنقید کرنے سے مکمل پرہیز کریں۔ ورنہ کوئی نہ کوئی بیماری آپ کو لاحق ہوجائے گی اور الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ ہم اس کی نعمت کا شکر ادا کرکے اس کو راضی کریں:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ — لطف الرحمٰن خان
۱۹ر اگست ۱۹۹۸ء